ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

21

www.tanzeem.org

26 شعبان تا 2 رمضان 1438ھ / 23 تا 29 مئی 2017ء

اگر تم انسانوں کو بدلنا چاہتے ہو...

اگر تم کہ انسان ہو، انسانوں کو بدلنا، اور ارواح و قلوب کے عوالم روحانیہ کو منقلب کر دینا چاہتے ہو، تو یاد رکھو کہ جب تک تم انسان ہو، ایسا نہیں کر سکتے، کیونکہ انسانوں کو اس کی قدرت نہیں دی گئی۔ البتہ اگر تم اپنے اندر قوت الٰہی پیدا کرلو، اگر اپنی جماعت کے اندر اس کارفرمائے حقیقی کا ایک گھر بنالو، تمہاری صداؤں کی جگہ تمہارے اندر سے اُس کی آواز نکلنے لگے، تمہاری آنکھوں کے حلقوں سے تمہاری نظروں کی جگہ اس کی نگاہیں ہو جائیں، تو پھر تمہاری صدائے دعوت ایک سیلاب انقلاب ہوگی، جس کو دنیا کی کوئی طاقت نہ روک سکے گی۔ تمہاری زبانوں سے جو کچھ نکلے گا، وہ دلوں اور روحوں پر نقش ہو جائے گا اور پھر نہ زمین کا پانی اُسے دھو سکے گا، اور نہ آسمان کی بارش اُسے محو کر سکے گی۔ تمہاری تعلیم، بیج اور پھل دونوں اپنے ساتھ لائے گی اور تم گو چپ رہو گے، لیکن تمہاری خاموشی کی ایک ایک صدائے عمل پر کروڑوں ہستیاں اپنے دلوں کو ہتھیلیوں پر رکھ کر پیش کریں گی۔ تمہاری آنکھوں سے جب شرارے نکلیں گے تو دنیا میں کس کی آنکھ ہوگی جو اس سے دوچار ہو سکے؟ تمہاری زبانوں سے جب لسان الٰہی کی صدائے دعوت اٹھے گی، تو اللہ کی آواز کو سن کر اس کی کون سی مخلوق ہے جو لبیک نہ کہے گی؟

مولانا ابوالکلام آزادؒ

اس شمارے میں

سی پیک اور مستقبل کا شاعر

دنیوی اور اُخروی نقصان سے بچنے کا راستہ

مطالعہ کلامِ اقبال

نظریۂ پاکستان: ضرورت اور اہمیت

آگہی زخم بن گئی......

عمرہ کرنے والوں کے لیے احتیاطیں

روزے کا مقصد اور حقیقت

رمضان المبارک کے دوران دورۂ ترجمہ قرآن و خلاصۂ تعلیماتِ قرآن کے پروگراموں کی فہرست

الھدیٰ (756)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا منصب

سُورۃُ مَریَم | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات:12تا15

یٰیَحۡیٰی خُذِ الۡکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ ؕ وَ اٰتَیۡنٰہُ الۡحُکۡمَ صَبِیًّا ﴿ۙ۱۲﴾ وَّ حَنَانًا مِّنۡ لَّدُنَّا وَ زَکٰوۃً ؕ وَ کَانَ تَقِیًّا ﴿ۙ۱۳﴾ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَیۡہِ وَ لَمۡ یَکُنۡ جَبَّارًا عَصِیًّا ﴿۱۴﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَیۡہِ یَوۡمَ وُلِدَ وَ یَوۡمَ یَمُوۡتُ وَ یَوۡمَ یُبۡعَثُ حَیًّا ﴿۱۵﴾

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت کے بعد اب ان کو براہِ راست مخاطب کیا جا رہا ہے:

آیت ۱۲ ﴿یٰیَحۡیٰی خُذِ الۡکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ ؕ﴾ ''اے یحییٰ کتاب کو مضبوطی سے تھام لو!''

کتاب سے مراد یہاں زبور' تورات اور دیگر صحائف ہیں جو اُس وقت بنی اسرائیل کے درمیان موجود تھے۔

﴿وَ اٰتَیۡنٰہُ الۡحُکۡمَ صَبِیًّا ﴿۱۲﴾﴾ ''اور ہم نے اُس کو عطا کر دی حکمت و دانائی بچپن ہی میں۔''

اب حضرت یحییٰ علیہ السلام کے خصوصی اوصاف بیان کیے جا رہے ہیں۔ یوں سمجھئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام (John the Baptist and Jesus of Nazarat) دونوں ایسی غیر معمولی شخصیات ہیں کہ ان جیسے اوصاف دوسرے انبیاء و رسل علیہم السلام میں بھی نہیں پائے گئے۔ چنانچہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بچپن ہی میں حکمت عطا کر دی گئی۔

آیت ۱۳ ﴿وَّ حَنَانًا مِّنۡ لَّدُنَّا وَ زَکٰوۃً ؕ وَ کَانَ تَقِیًّا ﴿۱۳﴾﴾ ''اور ہماری طرف سے سوز و گداز والی محبت اور پاکیزگی (اُسے عطا ہوئی) اور وہ بہت متقی تھا۔''

آیت ۱۴ ﴿وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَیۡہِ وَ لَمۡ یَکُنۡ جَبَّارًا عَصِیًّا ﴿۱۴﴾﴾ ''اور وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا تھا' اور خودسر و نافرمان نہیں تھا۔''

یہ اوصاف اللہ تعالیٰ کی خصوصی عطا کے طور پر حضرت یحییٰ علیہ السلام کی گھٹی میں ڈال دیے گئے۔

آیت ۱۵ ﴿وَ سَلٰمٌ عَلَیۡہِ یَوۡمَ وُلِدَ وَ یَوۡمَ یَمُوۡتُ وَ یَوۡمَ یُبۡعَثُ حَیًّا ﴿۱۵﴾﴾ ''اور سلام اُس پر جس دن اُس کی ولادت ہوئی' جس دن اُسے موت آئے اور جس دن وہ اٹھایا جائے زندہ کر کے۔''

یہاں پر حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کا قصہ اختتام کو پہنچا اور اب آگے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان کیا جا رہا ہے۔

فرمان نبویؐ

بیمار پرسی کی فضیلت

قَالَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوۡلُ: ((مَا مِنۡ مُسۡلِمٍ یَعُوۡدُ مُسۡلِمًا غُدۡوَۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیۡہِ سَبۡعُوۡنَ اَلۡفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُمۡسِیَ وَاِنۡ عَادَہٗ عَشِیَّۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیۡہِ سَبۡعُوۡنَ اَلۡفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُصۡبِحَ وَکَانَ لَہٗ خَرِیۡفٌ فِی الۡجَنَّۃِ))

(جامع ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ''جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔''

تشریح: جب کوئی مسلمان اپنے کسی بیمار بھائی کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو واپسی تک برابر اللہ کی رحمتوں اور برکتوں سے فیض یاب ہوتا رہتا ہے اور اس اخلاقی ہمدردی و مروت کی بناء پر بہشت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

مرزا ایوب بیگ

سی پیک اور مستقبل کا شاعر

صدیوں پرانے چین میں ایک ہی کاروبار تھا اور وہ تھا ریشمی کیڑے پالنا، یہی اکثریتی عوام کا ذریعہ روزگار تھا۔ ریشم ان کی مقامی ضرورت سے کہیں زیادہ ہوتا تھا لیکن وہ اس کی فروخت کے لیے باہر کی دنیا سے رابطہ نہ کر پاتے تھے۔ نہ ختم ہونے والے پہاڑی سلسلے اور صحرا بیرونی دنیا سے تجارت میں رکاوٹ تھے۔ ہان خاندان جب حکمران بنا تو اس نے اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کیا اور ان ہی کے دور میں پہاڑوں کے ایک سلسلہ کو کاٹ کر یورپ تک رسائی کی کامیاب کوشش ہوئی۔ چینی بحیثیت مجموعی ایک سست اور غفلت کا شکار قوم تھی۔ بیسویں صدی میں چینیوں نے نئی زندگی کے لیے انگڑائی لی۔ ماؤزے تنگ کی قیادت میں انقلاب نے چینیوں کو نئی زندگی دی جو محنت ومشقت اور بھرپور جدوجہد سے عبارت تھی۔ اس قوم کی مزید خوش قسمتی یہ تھی کہ انہیں چواین لائی جیسا ذہین، محنتی اور دیانت دار شخص بطور حکومتی سربراہ میسر آ گیا۔ ہماری رائے میں آج چین کو دنیا میں جو ممتاز مقام حاصل ہے اس میں چواین لائی کا اہم ترین رول ہے۔ چینیوں نے آزاد قوم کی حیثیت سے اپنی تمام تر توجہ تجارت اور معاشی استحکام پر مرکوز کر دی۔ آج چین کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اقتصادی جن بن چکا ہے اور اس کے زرمبادلہ کے ذخائر بہت زیادہ ہیں اور دنیا میں سب سے زیادہ برآمدی تجارت کرتا ہے۔

1960ء کی دہائی سے پہلے ایک وقت تھا کہ پاکستان صنعتی اور تجارتی میدان میں چین سے آگے تھا۔ آج صورت حال یہ ہے کہ آزادی کے 70 سال بعد پاکستان معاشی لحاظ سے دیوالیہ ہوا چاہتا ہے۔ سیاسی لحاظ سے بدترین عدم استحکام کا شکار ہے جبکہ چین اپنی اقتصادی قوت کی بدولت عالمی چودھری امریکہ کی اقتصادی اور عسکری قوت کے لیے چیلنج بنا ہوا ہے۔ اور وہ دنیا جو جنگ عظیم اوّل اور دوم کے بعد بائی پولر ہوئی، پھر سوویت یونین کی شکست وریخت کے بعد یونی پولر ہوگئی تھی۔ سچ یہ ہے کہ چین نے روس کی مدد سے اسے ملٹی پولر کر دیا ہے گویا امریکہ کی عالمی شہنشاہیت کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ پاکستان اس حال کو کیوں پہنچا؟ اگرچہ ہمارے نزدیک اس کی بنیادی اور اصل وجہ اپنی نظریاتی بنیادوں سے انحراف تھا لیکن ظاہراً اس کی وجہ چین کو دیانت دار قیادت کا میسر آنا اور پاکستان پر لوٹ مار کرنے والی قیادتوں کا مسلط ہونا ہے۔ علاوہ ازیں ہم خارجہ اور عسکری پالیسی کے حوالہ سے اغلاط کا ایک سلسلہ ہے جسے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ خالصتاً دنیوی سطح پر اور برسرزمین حقائق کا جائزہ لیتے ہوئے ہم قومی سطح کے صرف ایک مسئلہ پر چین اور پاکستان کے مختلف طرزعمل پر نگاہ ڈالتے ہیں کہ کس طرح چین پختہ بنیادوں پر اور زمینی حقائق کا ادراک کرتے ہوئے اپنے اس مسئلہ کو حل کرنے کی راہ پر گامزن ہے اور پاکستان کس ناپختگی سے اپنے قومی مسئلہ کو ڈیل کرتا رہا ہے۔

چین نے شروع سے تائیوان کے مسئلہ کو اپنی زندگی اور موت کا مسئلہ قرار دیا ہوا ہے اور پاکستان کشمیر کو اپنی شہ رگ قرار دیتا ہے۔ چین نے اس مسئلہ کو زوردار انداز میں دنیا بھر میں اٹھایا لیکن کبھی کوئی ایک قدم بھی ایسا نہیں اٹھایا کہ اس مسئلہ پر جنگ کی نوبت آئے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ تائیوان کی پشت پر

ہفت روزہ

لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

26 شعبان تا 2 رمضان 1438ھ جلد 26
23 تا 29 مئی 2017ء شمارہ 21

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید

مدیر: ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون: فرید اللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67-اے علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور-54000
فون: 36316638-36366638-
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور-54700
فون: 35869501-03 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 12 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 450 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا ---------------- (2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

امریکہ ہے اور وہ یعنی چین بزور بازو مسئلہ حل نہیں کرسکتا لہٰذا امریکہ کی انتہائی اشتعال انگیز حرکات اور جنگ میں گھسیٹے جانے کی کوششوں کے باوجود اگرچہ میڈیا کی سطح پر تو چین نے تائیوان کے مسئلہ کو زندہ رکھا اور بیان بازی میں ترکی بہ ترکی جواب دیتا رہا۔ لیکن اپنے دامن کو جنگ کے شعلوں سے محفوظ رکھا اور ساری توجہ ملک کی اقتصادی ترقی پر مرکوز رکھی۔ کیونکہ جدید دنیا اس نتیجہ پر پہنچ چکی ہے کہ مضبوط معیشت‘ مضبوط دفاع اور کمزور معیشت کمزور دفاع کا باعث بنتی ہے۔ ایک چینی رہنما سے پوچھا گیا تھا کہ آپ تائیوان کے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے کتنا انتظار کریں گے تو اس کا جواب تھا ہم سو سال انتظار کر سکتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں پاکستان نے اپنی اقتصادی ترقی اور مضبوط معیشت کی طرف رتی بھر توجہ نہ دی بلکہ حکمران چاہے سیاست دان تھے یا فوجی انہوں نے لوٹ کھسوٹ سے اپنی جیبیں بھریں۔ دنیا بھر میں جائیدادیں خریدیں اور ملکی معیشت کو اس حد تک کمزور کر دیا کہ اب قرضوں کے بوجھ کی وجہ سے کمر سیدھی نہیں کرسکتے۔ لیکن کشمیر کے مسئلہ پر بھارت نے جو کیا سو کیا خود پاکستان نے خوب اشتعال انگیزی کی۔ مثلاً کبھی کشمیر میں کمانڈوز داخل کیے اور کبھی براہِ راست جنگ کی اور کبھی کارگل کا محاذ کھولا۔ ایسی حرکات کرتے وقت کبھی یہ نہ سوچا کہ اگر دشمن جوابی کارروائی کرے تو ہماری سٹریٹیجی نمبر 2 کیا ہوگی۔ نتیجہ کیا نکلا‘ کشمیر کیا حاصل کرتے اپنا ایک بازو بھی دشمن کے ہاتھوں کٹوا بیٹھے۔ یہ بات اپنی جگہ بالکل درست ہے کہ ہمیں کشمیریوں کی پکار پر ان کی مدد کرنا چاہیے تھی لیکن اس سے پہلے نہیں کہ ہم داخلی طور پر معاشی طور پر‘ سیاسی طور پر اور عسکری طور پر بھارت کی جوابی کارروائی سے نمٹ لینے کی پوزیشن میں ہوتے۔ ہمیں ان سب محاذوں پر مضبوطی درکار تھی اگرچہ ہمارے لیے یہ لازم نہ تھا کہ ہم بھی چینی طریقہ کار کو اپناتے ہمیں کیا کرنا چاہیے تھا آخر میں عرض کرنے کی کوشش کریں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ آج پاکستان پھر ایک دوراہے پر کھڑا ہے۔ چین نے امریکہ کے جنگجویانہ انداز سے اور عسکری قوت کی بنیاد پر دنیا پر خود کو مسلط کرنے کی پالیسی کا بڑا زبردست جواب انتہائی معصومانہ انداز میں دیا ہے۔ اس نے O.B.O.R یعنی ون بیلٹ ون روڈ کے نام سے ایک اقتصادی منصوبہ دنیا بھر کے سامنے رکھا ہے جس میں وہ ایک سو چوبیس بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ یہ آدھی سے زیادہ دنیا کو تجارت اور کاروبار کی دعوت ہے۔ کمزور معیشت کے حامل ممالک کو آسان اقساط اور معمولی سود پر قرض کی آفر ہے اور یہ اعلان بھی ساتھ ہے کہ ہم اس حوالہ سے کسی کو مجبور نہیں کریں گے اور نہ کسی پر مسلط ہوں گے۔ اس میں سب کا فائدہ ہے۔ لیکن متحارب قوت امریکہ جانتا ہے کہ معاملہ اتنا بھی سادہ نہیں۔ یہ چین کی اُس مالیاتی نظام کو تلپٹ کرنے کی ایک کوشش ہے جس کے بل بوتے پر امریکہ عالمی شہنشاہیت کا تاج اپنے سر پر سجائے ہوئے ہے۔ لہٰذا امریکہ اسے کسی صورت ٹھنڈے پیٹوں برداشت نہیں کرے گا۔ وہ اس معصوم اور پُر امن نظر آنے والے منصوبہ کا تخریب کاری‘ دہشت گردی اور شاید علاقہ میں کوئی بڑی جنگ مسلط کر کے جواب دے گا۔ پاکستان کو نشانہ بنائے جانے کا سب سے زیادہ امکان ہے۔ پاکستان کو CPEC اور O.B.O.R. منصوبوں کے حوالوں سے بڑے سبز باغ دکھائے جا رہے ہیں۔ ہم اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ اس منصوبے سے پاکستان کو بہت سے معاشی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں لیکن ہمیں یہ بھی سوچنا ہوگا کہ چین اگر اپنی تجوریوں کے منہ کھولے گا اور 124 بلین ڈالر میں سے 43 بلین ڈالر یعنی کل رقم کا ایک تہائی پاکستان پر نچھاور کرے گا تو کیا یہ فری لنچ ہوگا؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ یقیناً چین کا ملحدانہ فکر اور مذہب بیزاری بھی ساتھ آئے گی۔ اباحیت آمیز اور بے حیائی پر مبنی کلچر بھی آئے گا۔ وہ سب برائیاں جو پیسے سے جڑی ہوتی ہیں وہ سب آئیں گی۔ تو کیا ہم اقتصادی ترقی کے ان منصوبوں سے الگ ہو جائیں؟ یہ احمقانہ طرزِ عمل ہوگا۔ کیونکہ پاکستان ہی نہیں پوری امت مسلمہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہونے کی سکت نہیں رکھتی۔ لہٰذا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اب کے ہم امریکہ کی گود میں نہیں اس کے پاؤں میں جا گریں گے اور وہ بھی بری طرح کچل دینے سے دریغ نہیں کرے گا لہٰذا چین کے ساتھ مل کر چلنا فی الحال ہماری مجبوری ہے لیکن ہمیں ایسا طرزِ عمل اختیار کرنا ہوگا کہ وہ ہماری اس مجبوری سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ وہ طرزِ عمل کیا ہوگا؟ ہم نے آغاز میں عرض کیا تھا کہ ہمیں چین کی طرح پہلے داخلی استحکام کی طرف توجہ دینا چاہیے تھی البتہ ایک نظریاتی ملک کی حیثیت سے ہمارے استحکام کی بنیادیں بہت مختلف ہوں گی۔ ہمیں معاشی‘ سیاسی اور عسکری استحکام کے ساتھ ساتھ‘ بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ اس سے پہلے معاشرتی و سماجی استحکام کی ضرورت تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ عالمی سطح پر اس وقت معاشرتی و سماجی سطح پر جو تباہی و بربادی پھیلی ہوئی ہے اس نے انتہائی ترقی یافتہ‘ جدید اور ظاہراً پُر آسائش دنیا کو جہنم بنا دیا ہے جبکہ مسلمان کا سارا سرمایہ اُس کا اپنا معاشرتی نظام ہی تھا۔ سیاسی و عسکری لحاظ سے تو پہلے ہی وہ تہی دامن تھا۔ عالم اسلام اسی وجہ سے تنزلی کا شکار ہوا اور عزت و آبرو کھو بیٹھا۔ پاکستان کی بات اس سے بھی آگے کی ہے۔ سچ پوچھیے تو پاکستان نے تو مسلمان ریاست بننے کی قسم اٹھائی تھی اور اللہ کو اس کا گواہ بنایا تھا۔ پاکستان کو ہر سطح پر استحکام صرف اور صرف کاش یہ صرف کا لفظ ہزار بار لکھا جا سکے‘ یہ مطلوبہ استحکام پاکستان کو حقیقی اسلامی ریاست بن کر ہی مل سکتا تھا۔ ہمارے بھارت کے ساتھ مسائل بھی حل ہوتے۔ آج کشمیریوں کو معلوم ہے کہ عملی طور پر تو پاکستان میں بھی لا الٰہ الا اللہ نہیں تب بھی جدوجہد اس نہج پر پہنچی ہوئی ہے۔ خدارا دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیے کہ کشمیر میں یہ نعرہ ’’پاکستان سے رشتہ کیا: لا الٰہ الا اللہ‘‘۔ اس پس منظر میں لگتا کہ پاکستان ایک اسلامی فلاحی ریاست ہوتی تب کشمیر میں اٹھنے والے طوفان کو بھارت کی پوری فوج بھی نہ روک سکتی۔

ہمیں نہ ماضی میں امریکی غلامی اختیار کرنا پڑتی، نہ آج یہ خطرہ لاحق ہوتا کہ چین پاکستان کو معاشی اور معاشرتی طور پر کھا جائے گا۔ سی پیک اور O.B.O.R کا حصہ ضرور بنیے لیکن تاریخ کا مطالعہ بھی کیجیے کہ کیا کبھی کوئی قوم غیروں کے سہارے پر عزت اور عظمت کے قریب بھی پھٹک سکی؟ ایسا نہ ہو کہ مستقبل کا شاعر ایک پرانے شعر کو یوں کہہ دے۔

ہم تو سمجھے تھے کہ لائے گا سی پیک فراغت — کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

ہم اپنی بنیادوں کو مضبوط کر کے اللہ کے سہارے سے کھڑے ہوتے تو مغربی تہذیب ہوتی یا زرد ثقافت، اول تو ادھر کا رخ کرنے کی جرأت نہ کرتی اور اگر ایسی حماقت کرتی تو اس سیسہ پلائی ہوئی دیوار سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتی۔ مسلمانانِ پاکستان سے زیادہ اس دنیا میں کون خوش قسمت ہو سکتا ہے کہ دنیا اور آخرت دونوں ہی ایک سمت میں محنت کرنے سے سنور سکتے ہیں۔ اللہ ہمیں ہدایت اور عمل کی توفیق دے۔ آمین یا رب العالمین!

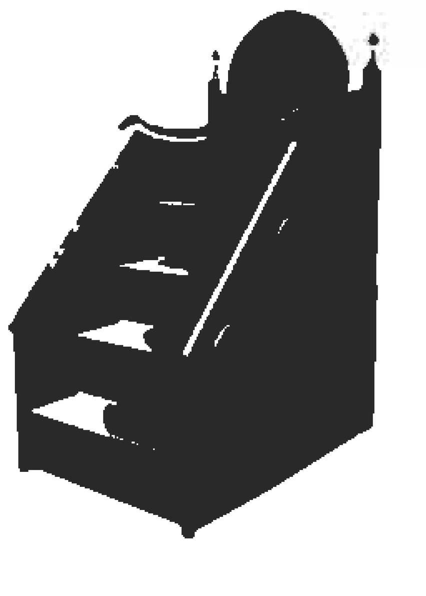

دنیوی اور اُخروی نقصان سے بچنے کا راستہ

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی روشنی میں

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کے 12 مئی 2017ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

مرتب: ابوابراهیم

محترم قارئین! آج ان شاء اللہ ہم قرآن مجید کی آخری دو سورتوں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا مطالعہ کریں گے۔ یہ دونوں سورتیں معوذتین کہلاتی ہیں۔ کیونکہ ان دونوں کا آغاز تعوذ سے ہوتا ہے۔ اس دنیا میں انسان کو کئی طرح کے خطرات ونقصانات کا خدشہ رہتا ہے اور نقصان پہنچانے والے بھی کئی ہیں۔ ایک اعتبار سے ان دونوں سورتوں میں اسی بات کا اعادہ کیا گیا ہے لیکن ان کا اصل موضوع تعوذ ہے۔ یعنی کسی کی پناہ پکڑنا۔ قرآن مجید میں یہ مضمون کئی جگہ آیا ہے:

﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝۹۸﴾ ’’تو جب آپ قرآن پڑھیں تو اللہ کی پناہ طلب کر لیجیے شیطان مردود سے۔‘‘ (النحل)

اس میں پیغام یہ ہے کہ شیطان تمہارے دل میں ہر طرح کے وسوسے پیدا کرے گا اور پوری کوشش کرے گا کہ تم ہدایت سے محروم رہو۔ لہٰذا جب قرآن کی تلاوت کرنے لگو تو اللہ کی پناہ میں آیا جایا کرو۔ چنانچہ قرآن کی تلاوت سے پہلے ہم جو یہ پڑھتے ہیں: ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾، یہ اسی حکم پر عمل ہے۔ اس میں دوسرا پیغام یہ ملتا ہے کہ شیطان کے حملے سے تم خود اپنے آپ کو نہیں بچا سکتے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کو آواز دو گے کہ اس مردود سے میری جان بچا اور مجھے اس کے شر سے بچا تو وہ تمہیں بچائے گا۔ اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا:

﴿وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۰۰﴾ (الاعراف) ’’اور اگر کبھی آپ کو کوئی چوک لگ ہی جائے شیطان کی طرف سے تو اللہ کی پناہ طلب کریں یقیناً وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔‘‘

اس کی شکلیں مختلف ہو سکتی ہیں۔ جیسے ذرا سی بات پر غصہ میں بھڑک کر کوئی قدم اُٹھا دینا۔ غصہ ہر انسان کے اندر ہے لیکن جب شیطان اس کو exploit کرتا ہے تو پھر چھوٹی سی بات پر اکثر قتل بھی ہو جاتے ہیں۔ شیطان بھڑکاتا ہے اور انسان جذبات سے مغلوب ہو کر بے سوچے سمجھے قدم اُٹھا دیتا ہے، خود کو کنٹرول نہیں کر سکتا۔ اسی طرح کسی وقت انسان کا دل گناہ کی طرف راغب ہو رہا ہوتا ہے۔ آج کل تو ہر طرف مرغوبات پھیلے ہوئے ہیں اور انسان کا نفس کمزور ہے۔ لہٰذا پیغام یہ ہے کہ ایسے میں اگر شیطان کا حملہ محسوس ہو رہا ہے اور مزاحمت کرنا مشکل ہو رہا ہے تو پھر فوراً اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑو: ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ ’’میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطان مردود کے شر سے‘‘۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں اقتدار دیا ہے:
﴿اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ﴾ (البقرۃ:30) ’’میں بنانے والا ہوں زمین میں ایک خلیفہ۔‘‘ لیکن اصل میں یہ دنیا میں اس کا امتحان ہے۔ اس امتحان میں کامیابی کے لیے پورا نصابِ ہدایت اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کی صورت میں عطا کیا اور بتا دیا کہ کیا کیا چیزیں اس امتحان میں ناکامی کا باعث بن سکتی ہیں۔ لیکن بعض اوقات ہدایت کے ہوتے ہوئے بھی انسان کسی نہ کسی وجہ سے جذبات کی رُو میں بہہ کر شیطان کے بہکاوے میں آ کر پٹڑی سے اُتر جاتا ہے۔ لہٰذا قرآن کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے معوذتین کی صورت میں دو سورتیں نازل فرما کر انسان کو یہ بھی باور کرا دیا کہ کون سی چیزیں اس کے لیے نقصان کا باعث ہو سکتی ہیں؟ اس کے اصل دشمن کون سے ہیں؟ انسان انہیں پہچانے اور پھر ان دشمنوں کے حملے سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟ وہ بھی ان دو سورتوں میں بتا دیا۔

ان میں سے سورۃ الفلق کے نزول کا پس منظر بہت سی مستند احادیث میں اس طرح بیان ہوا ہے کہ آنحضور ﷺ پر جادو کرنے کی کوشش کی گئی تھی اور اس کے کچھ اثرات بھی کچھ عرصہ کے لیے آپ ﷺ پر ہوئے تھے۔ اس حوالے سے ایک اشکال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا رسول پر بھی جادو کا اثر ہو جاتا ہے؟ اور اگر اثر ہو گیا تو کیا اس پر جو وحی نازل ہوتی ہے اور اس کے مطابق وہ لوگوں کو جو پیغام پہنچاتا ہے اس میں بھی خلل آ سکتا ہے؟ یہ ایک بہت بڑا سوال ہے۔ آنحضور ﷺ یقیناً محبوب رب العالمین ہیں اور رحمۃ للعالمین ہیں۔ تمام مخلوقات میں سب سے بلند ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ﷺ میں نورانیت اور روحانیت بھی کمال کی ہے اور آپ ﷺ کا جو ایمانی لیول ہے اس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ بشر بھی ہیں۔

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ (الکھف:110) ’’(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے کہ میں تو بس تمہاری ہی طرح کا ایک انسان ہوں‘‘۔

آپ ﷺ ہر لحاظ سے انسانوں کے لیے نمونہ ہیں۔ کامل بشر بھی ہیں۔ وہ تمام بشری داعیات آپ ﷺ کے ساتھ بھی لگے ہوئے ہیں جو ہر انسان کے ساتھ ہیں۔ آپ ﷺ کے ساتھ نفس بھی ہے، جسم بھی ہے، آپ کو بھوک بھی لگتی تھی، پیاس بھی لگتی تھی اور مرض یا ضرب کی وجہ سے

جسم میں تکلیف اور درد بھی ہوتا تھا۔ چنانچہ غزوۂ احد میں تلوار کا خول آپ ﷺ کے چہرہ مبارک میں کھب گیا تو خون کا فوارہ پھوٹ پڑا، جس کی وجہ سے آپ ﷺ پر بے ہوشی بھی طاری ہوئی۔ اسی طرح طائف میں آپ ﷺ بالکل لہولہان ہو گئے تھے اور آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی تھی۔ یعنی جسمانی لحاظ سے آپ ﷺ عام انسانوں سے مختلف نہ تھے۔ لہٰذا آپ ﷺ پر جادو کا اثر بھی ہوا۔

جادو کا اثر تو ایک اعتبار سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھی ہوا۔ وہ بھی اللہ کے رسول تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے دو معجزے دیے تھے۔ ید بیضا اور عصا، معجزہ یہ تھا کہ جب عصا زمین پر ڈالتے تو وہ اژدھا بن جاتا۔ فرعون نے کہا یہ جادو ہے، اس نے اپنے جادوگروں کو بلایا اور مقابلہ ہوا۔ جب جادوگروں نے اپنی رسیاں زمین پر پھینکیں تو:

﴿فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾﴾ (طٰہٰ) ’’تو دفعتاً ان کی رسیاں اور لاٹھیاں اُن کے جادو کے اثر سے اس کو ایسے نظر آنے لگیں گویا وہ دوڑ رہی ہیں۔‘‘

لیکن یہ جادو کے ذریعے نظر بندی تھی جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کو بھی وہ سانپ نظر آ رہے تھے۔

﴿فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾﴾ (طٰہٰ) ’’تو موسیٰ نے اپنے جی میں کچھ ڈر محسوس کیا۔‘‘

یعنی موسیٰ علیہ السلام پر بھی جادو کا اثر ہوا۔ اسی طرح آنحضور ﷺ پر بھی جادو کا اثر ہوا۔ اس سلسلے میں مولانا مودودیؒ نے بڑی عمدہ تحقیق کی ہے کہ یہ اصل میں یہودیوں کی سازش تھی۔ جب ہر طرح سے انہوں نے دیکھ لیا کہ آنحضور ﷺ کی دعوت اور قوت بڑھتی چلی جا رہی ہے تو پھر انہوں نے یہ حربہ آزمانے کا تہیہ کر لیا۔ مولانا مودودیؒ نے تمام احادیث کا نچوڑ ایک مربوط واقعہ کی صورت میں بیان کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہاں نقل کیا جا رہا ہے۔

’’صلح حدیبیہ کے بعد جب نبی اکرم ﷺ واپس مدینہ تشریف لائے تو محرم 7ھ میں خیبر سے یہودیوں کا ایک وفد مدینہ آیا اور ایک مشہور جادوگر لبید بن اعصم سے ملا جو انصار کے قبیلہ بنی زریق سے تعلق رکھتا تھا۔ اُسے یہودیوں نے کچھ اشرفیاں دیں اور حضور ﷺ پر جادو کرنے کے لیے اُسے تیار کر لیا۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایک یہودی لڑکے جو ان دنوں حضور ﷺ کے ہاں خدمت گزارتا تھا سے ساز باز کر کے حضور ﷺ کی کنگھی کا ایک ٹکڑا حاصل کر لیا جس میں آپ ﷺ کے موئے مبارک تھے۔ انہی بالوں اور کنگھی کے دندانوں پر لبید بن اعصم (بعض روایات کے مطابق یہ جادو اس کی بہنوں نے کیا تھا جو اس سے بڑی جادوگرنیاں تھیں) نے جادو کر کے اس کو ایک نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھ کر بنی زریق کے کنویں کی تہ میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا۔ رفتہ رفتہ اس کا اثر حضور ﷺ پر ہونے لگا اور سال کے تقریباً آخری دنوں میں شدت اختیار کر گیا۔ البتہ آپ ﷺ پر اس کا جو اثر ہوا وہ صرف اتنا تھا کہ آپ ﷺ کسی کام کے متعلق خیال فرماتے کہ وہ کر لیا ہے مگر نہیں کیا ہوتا تھا، اپنی ازدواج کے متعلق خیال فرماتے کہ آپ ﷺ ان کے پاس گئے ہیں مگر نہیں گئے ہوتے تھے اور بعض اوقات آپ ﷺ کو اپنی نظر پر بھی شبہ ہوتا تھا کہ کسی چیز کو دیکھا ہے مگر نہیں دیکھا ہوتا تھا۔ البتہ یہ تمام اثرات آپ ﷺ کی ذات تک محدود تھے، فرائض نبوت میں اس وجہ سے کوئی خلل نہیں پڑا۔ نہ کبھی آپ ﷺ کوئی آیت بھولے اور نہ کوئی آیت اس دوران غلطی پڑھی، نہ آپ ﷺ کے وعظوں اور خطبوں میں آپ ﷺ کی تعلیمات میں کوئی فرق واقع ہوا، نہ کبھی نماز چھوٹی اور نہ ہی کبھی آپ ﷺ نے وحی کی حیثیت سے کوئی ایسا کلام پیش کیا جو واقعتاً نازل نہ ہوا ہو۔ کیونکہ اگر ایسا ہو جاتا تو آپ

پریس ریلیز 19 مئی 2017ء

عالمی عدالت انصاف نے کلبھوشن یادیو کیس کی سماعت کر کے اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا ہے

عالمی ادارے نے مشرقی تیمور کو حق رائے دہی چند ہفتوں میں دے دیا لیکن کشمیریوں کو یہ حق ستر سال میں نہیں دیا

ہمیں یہ احتیاط برتنا ہوگی کہ کہیں سی پیک کے ساتھ ملحدانہ کلچر نہ آ جائے

حافظ عاکف سعید

عالمی عدالت انصاف نے کلبھوشن یادیو کیس کی سماعت کر کے اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا ہے۔ یہ بات امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے قرآن اکیڈمی لاہور میں خطاب جمعہ کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا کہ عالمی عدالت کے کلبھوشن یادیو کی سزائے موت پر عملدرآمد روک دینے سے ایک بار پھر عالمی اداروں کا دہرا معیار اور مسلمان ممالک سے تعصب دنیا کے سامنے آیا ہے۔ عالمی عدالت انصاف نے آغاز ہی سے انصاف کا خون کر دیا جب بھارت کی درخواست کو آگے بڑھ کر لیا اور فوری سماعت کا اہتمام کیا۔ عالمی امن اور انصاف کے ان علمبرداروں کا حال یہ ہے کہ مشرقی تیمور کو حق رائے دہی چند ہفتوں میں دے دیا لیکن کشمیریوں کو یہ حق اس عالمی ادارے نے ستر سال میں نہیں دیا۔ انہوں نے حکومت پاکستان پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اس نے وکیل کے انتخاب میں لاپرواہی کا مظاہرہ کیا جس نے عدالت کے دیے ہوئے وقت کو بھی پورا استعمال نہ کیا اور نہ ہی بھارتی جج کے بینچ کا حصہ بننے پر اعتراض اٹھایا۔ سی پیک کے اقتصادی فوائد پر تبصرہ کرتے ہوئے امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ چونکہ پاکستان کی معیشت کو اس سے تقویت ملے گی، لہٰذا اس منصوبے کا حصہ ہماری ضرورت تھا۔ لیکن یہ احتیاط برتنا ہوگی کہ سرمائے اور ہیومن سورس کے ساتھ ملحدانہ کلچر بھی نہ آ جائے۔ ہمیں اسلامی کلچر اور روایات کو مضبوطی سے تھامنا ہوگا تاکہ غیروں کی ثقافت ہم پر اثر انداز نہ ہو۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی)

ﷺ کی نبوت کے مقام میں فرق واقع ہو جاتا جو اقامت دین کے لحاظ سے درست نہیں تھا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے فرائض نبوت کو جادو کے اثر سے محفوظ رکھا اور یہ اثر صرف آپ ﷺ کی ذاتی زندگی تک محدود رہا۔ بالآخر حضور ﷺ نے اللہ سے دعا مانگی۔ اسی حالت میں نیند آ گئی یا غنودگی طاری ہوگئی اور پھر بیدار ہو کر آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے جو بات اپنے رب سے پوچھی تھی، وہ اس نے مجھے بتا دی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ وہ کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو آدمی (یعنی فرشتے دو آدمیوں کی صورت میں) میرے پاس آئے۔ ایک سرہانے کی طرف تھا اور دوسرا پائینتی کی طرف۔ ایک نے پوچھا: انہیں کیا ہوا؟ دوسرے نے جواب دیا: ان پر جادو ہوا ہے۔ اُس نے پوچھا: کس نے کیا ہے؟ جواب دیا: لبید بن اعصم نے۔ پوچھا: کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا: کنگھی اور بالوں میں ایک نر کھجور کے خوشے کے غلاف کے اندر۔ پوچھا: وہ کہاں ہے؟ جواب دیا: بنی زریق کے کنوئیں کی تہہ میں پتھر کے نیچے۔ پوچھا: اب اس کے لیے کیا کیا جائے؟ جواب دیا کہ کنوئیں کا پانی سونت دیا جائے اور پھر پتھر کے نیچے سے اُس کو نکالا جائے۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے حضرت علی، حضرت عمار بن یاسر اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کو بھیجا۔ ان کے ساتھ بنی زریق کے دو اصحاب جبیر بن ایاس الزرقی اور قیس بن محصن الزرقی بھی شامل ہوئے۔ بعد میں حضور ﷺ خود بھی چند اصحابؓ کے ہمراہ وہاں تشریف لائے۔ پانی نکالا گیا اور وہ غلاف برآمد کر لیا گیا۔ اُس میں کنگھی اور بالوں کے ساتھ ایک تانت کے اندر گیارہ گرہیں پڑی ہوئی تھیں۔ اور موم کا ایک پتلا تھا جس میں سوئیاں چبھوئی ہوئی تھیں۔ جبریل علیہ السلام نے آ کر بتایا کہ آپ ﷺ معوذتین پڑھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ معوذتین پڑھتے جاتے اور ایک ایک گرہ کھولتے جاتے اور پتلے میں سے ایک ایک سوئی نکالی جاتی رہی۔ خاتمہ تک پہنچتے ہی ساری گرہیں کھل گئیں، ساری سوئیاں نکل گئیں، اور آپ ﷺ جادو کے اثر سے آزاد ہو گئے۔ یعنی آپ ﷺ کی طبیعت میں انشراح ہو گیا۔

یہ ان سورتوں کا شانِ نزول ہے اور اس میں تمام انسانوں کے لیے بھی راہنمائی ہے کہ اگر ایسے حالات پیش آئیں تو کیا کیا جائے۔

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۱﴾ ''کہو کہ میں پناہ میں آتا ہوں صبح کے رب کی۔''

الفلق کے معنی ہیں پھاڑنا۔ چونکہ یہ جادو ٹونے، ٹوٹکے زیادہ تر رات کی تاریکی میں ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کے اثرات سے بچنے کے لیے کہا جا رہا ہے کہ کہو کہ میں اس رب کی پناہ میں آتا ہوں جو رات کی تاریکی کو پھاڑ کر صبح کو برآمد کرتا ہے۔ یعنی جو ہر چیز پر قادر ہے۔

﴿مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۲﴾ ''(میں پناہ میں آتا ہوں) اس کی تمام مخلوقات کے شر سے۔''

تمام مخلوقات میں کسی نہ کسی اعتبار سے کوئی نہ کوئی شر موجود ہے۔ مخلوقات میں کوئی کامل نہیں ہے۔ کامل وجود تو صرف ایک اللہ کی ذات ہے۔ دنیا میں کیڑے مکوڑے ہیں، سانپ ہیں، بچھو ہیں اور ہر طرح کے مضرِ صحت جراثیم ہیں جو ہر وقت ہوا میں کھربوں کی تعداد میں تیرتے پھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ذریعے انسان کو موت کے مقررہ وقت تک ان سے بچاتا ہے۔ جب موت کا وقت آ جاتا ہے تو پھر ان میں سے کوئی بھی بہانہ لگ جاتا ہے۔ اسی طرح جنات اور شیاطین بھی وہ مخلوق ہیں جو انسان کو نظر نہیں آتی مگر وہ انسان کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں۔

﴿وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۳﴾ ''اور (خاص طور پر) اندھیرے کے شر سے جب وہ چھا جائے۔''

جادو ٹونہ اور سفلیات کے عمل زیادہ تر رات کو ہی انجام پاتے ہیں کیونکہ رات کے اندھیرے میں شیاطین و جنات زیادہ Active ہوتے ہیں۔

﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۴﴾ ''اور اُن عورتوں کے شر سے جو گرہیں باندھ کر پھونکیں مارتی ہیں۔''

ٹونے ٹوٹکے، تعویذ گنڈے اور سفلی عملیات وغیرہ سب یہاں مراد ہیں اور آج بھی زیادہ تر عورتیں ہی ان کاموں میں ملوث پائی جاتی ہیں۔

﴿وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۵﴾ ''اور حسد کرنے والے کے شر سے بھی (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) جب وہ حسد کرے۔''

اکثر حسد کی بناء پر ہی دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لیے جادو ٹونہ کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں حاسد کی نظر بھی انسان پر اثر انداز ہوتی ہے جیسے کہتے ہیں کہ نظر لگ گئی۔ چنانچہ اس کے توڑ کے لیے بھی ہمیں سیرت اور احادیث سے راہنمائی ملتی ہے۔

سورۃ الناس

سورۃ الفلق کا تعلق دنیوی نقصانات سے بچاؤ سے تھا جبکہ سورۃ الناس کا تعلق خاص طور پر اُخروی نقصان سے بچاؤ سے ہے کیونکہ انسان کا ایک ایسا ازلی دشمن بھی ہے جس کے ہتھے اگر انسان چڑھ جائے تو اُس کی آخرت بھی تباہ و برباد ہو سکتی ہے۔ چنانچہ سورۃ الناس ایسے ہی دشمنوں کی نشاندہی اور ان سے بچنے کا راستہ دکھاتی ہے۔

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۱﴾ ''کہیے کہ میں پناہ میں آتا ہوں تمام انسانوں کے رب کی۔''

﴿مَلِكِ النَّاسِ ۲﴾ ''تمام انسانوں کے بادشاہ کی۔''

﴿اِلٰهِ النَّاسِ ۳﴾ ''تمام انسانوں کے معبود کی۔''

﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۴﴾ ''اس بار بار وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔''

﴿الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۵﴾ ''جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ اندازی کرتا ہے۔''

﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۶﴾ ''خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔''

جن وانس میں بنیادی طور پر دو ہی جماعتیں ہیں۔ یعنی حزب اللہ اور حزب الشیطان۔ جو حزب الشیطان میں ہیں چاہے وہ جن ہوں یا انسان وہ دراصل شیطان ہی ہیں اور ان کا کام دلوں میں وسوسے، شبہات، ابہام اور شک کا بیج بو کر انسان کو گمراہ کرنا اور صراطِ مستقیم سے ہٹانا ہے۔ اس وقت پوری دنیا نے شیطان کے مشن کو سنبھالا ہوا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ اسی کا نام دجالی فتنہ ہے۔ انسان کو دنیا میں ایسا مگن کرو کہ یہ ہدایت کی پٹڑی سے اُتر جائے، اس کی حیوانی خواہشات کو اُجاگر کرو اور اسے چلتا پھرتا حیوان بنا دو، یہ سب آج میڈیا، NGOs اور دیگر ذرائع سے ہو رہا ہے۔ لہٰذا اگر انسان کو قرآن کی ہدایت مل بھی جائے، اس کے باوجود اگر وہ شیطان کے حملے سے محفوظ نہ رہا تو اس کی عاقبت برباد ہو سکتی ہے۔ لہٰذا قرآن کے بالکل آخر میں اس بہت بڑے خطرے سے نبٹنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الناس عطا کی ہے۔ محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے بیان القرآن میں فرمایا تھا کہ یہ دونوں سورتیں (معوذتین) گویا قرآن کے آخر میں دو پہریدار ہیں۔ اگر انسان اس سکیورٹی سے استفادہ کرے گا۔ یعنی ان معوذتین کی تلاوت کو روز کا معمول بنائے گا تو وہ یقیناً دنیا اور آخرت کے خسارے سے بچ جائے گا۔ یہ دو سورتیں یعنی معوذتین ان سب اثرات اور خطرات سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کا انسانوں کے لیے عظیم تحفہ ہیں جو مکمل ہدایت یعنی قرآن کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت کے لیے عطا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں معوذتین سے سنت اور سیرت صحابہؓ کے مطابق استفادہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

11 عرضِ حالِ مصنّف بحضور رحمۃ للعالمین ﷺ

59	حیف چوں او را سر آید روزگار	پیکرش را دیر گیرد درکنار
	افسوس کہ جب اس کی زندگی کے دن ختم ہوں	اس کا جسم بت خانے کے ایک طرف پڑا ہو
60	از درت خیزد اگر اجزائے من	وائے امروزم خوشا فردائے من
	اگر میرے اجزا آپ کے دَر سے اُٹھیں گے	تو میرا آج کتنا ہی باعث افسوس ہو، میرا کل خوش نصیبی کا ہوگا
61	فرخا شہرے کہ تو بودی دراں	اے خنک خاکے کہ آسودی دراں
	کتنا مبارک ہے وہ شہر جہاں آپ موجود ہیں	کتنی مبارک ہے وہ مٹی جس میں آپ آرام فرما ہیں
62	''مسکن یار است و شہر شاہِ من	پیش عاشق ایں بود حب الوطن''
	دوست کا مسکن ہے اور میرے بادشاہ کا شہر،	عاشق کے پیش نظر یہی حب الوطنی ہوتی ہے
63	کوکبم را دیدۂ بیدار بخش	مرقدے در سایۂ دیوار بخش
	میرے ستارے کو روشن آنکھ بخش دیں	مجھے اپنی دیوار کے سائے میں قبر کی جگہ عطا کردیں
64	تا بیاساید دلِ بے تابِ من	بستگی پیدا کند سیمابِ من
	تاکہ میرے بے تاب دل کو آرام مل جائے	میرا پارہ قرار ظاہر کرے
65	بافلک گویم کہ آرام نگر	دیدۂ آغازم انجام نگر
	میں آسمان سے کہوں کہ میرا آرام دیکھ	تو نے میرا آغاز دیکھا میرا انجام بھی دیکھ

60۔ (کتنی خوش نصیبی ہوگی میرے مقدر کی) اگر میرے اجزاءِ خاکی قیامت کے دن آپ کے قدموں کے نشانوں سے اُٹھیں گے۔ اگرچہ میرا 'آج' میری عمل کی وجہ سے باعث افسوس ہے مگر میرا 'کل' بڑا سہانا اور باعث فخر ہوجائے گا۔

61۔ وہ شہر، وہ مٹی، وہ فضا کتنی مبارک اور مردم خیز ہے جہاں آپ ﷺ رہے اور موجود ہیں اور کتنے مبارک اور رشکِ فردوس ہیں خاک کے وہ ذرّے جو آپ ﷺ کی آرام گاہ ہیں۔

62۔ میرے محبوب، یہ غلام ہو اور آپ ﷺ کا خلوت کدہ ہو آپ کا شہر ہو، رحمت للعالمینی کا سرچشمہ ہو، محبت کے دعویدار کے لیے اصل 'حب الوطنی' یہی ہے چاہے مادرِ وطن سے ہزاروں کوس دور ہو۔

63۔ میرے مقدر کے ستارے کو اے رحمتِ دوعالم! بیداری وحضوری اور دانش وبینش بخش دے اور میری قبر کے لیے دوگز زمین اپنے سایۂ (عاطفت ورأفت) میں عطا فرمادے۔

64۔ (کاش ایسا ہوجائے تو) میرے بے تاب و بے چین دل کو سکون میسر آجائے اور میری زندگی بھر کی سیمابی حالت کو ٹھہراؤ اور سکون نصیب ہوجائے۔

65۔ (آپ کے الطافِ کریمانہ اور رحمت بے کراں سے یہ دولت نصیب ہوجائے) تاکہ میں آسمان (اہل دوجہاں) سے کہہ سکوں کہ تم نے میری دنیاوی زندگی دیکھی اب میری (موت کے بعد کی) دوسری زندگی اور حقیقی زندگی بھی دیکھ لو۔

اللہ تعالیٰ نے علامہ اقبال علیہ الرحمہ کو آخری آرام گاہ کے طور پر درویش بادشاہ اورنگزیب ؒ کی تعمیر کردہ بادشاہی مسجد لاہور کے مین دروازے کے سامنے سیڑھیوں سے ملحقہ جگہ عطا فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَ حَاسِبْہُ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔ آمین۔ دنیا بھر کی مساجد کعبۃ اللہ کی بیٹیاں اور مسجد نبویؐ کی بہنیں ہیں۔

بقول پیر نصیر الدین گولڑوی ؎

یہ دُوری نہیں حد پاسِ ادب ہے
اِدھر میں اُدھر تاجدارِ مدینہ ﷺ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ ﷺ قَالَ:
((مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَفْعَلْ، فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ مَاتَ بِھَا))
(مسند احمد)

حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایسا کرسکتا ہو کہ اس کو مدینہ میں موت آئے تو اسے چاہیے کہ ایسا کرے، کیونکہ جو مدینے میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا''۔

پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت ہمارے ایمان کا جزو ہے۔ اگر ہم نے نظریہ سے انحراف کیا تو ہمارا حال بھی سوویت یونین جیسا ہوگا: ایوب بیگ مرزا

اگر ہم پاکستان کو بچانا چاہتے ہیں تو نظریۂ پاکستان کو مضبوط کرنا ہوگا کیونکہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا اور بچے گا بھی تو اسلام ہی کے نام پر: شجاع الدین شیخ

اگر ہم اپنے گھر میں اپنے بچوں کی تربیت صحیح خطوط پر اور ایک مسلمان معاشرے کے طور پر کریں گے تو پھر ہم کچھ تبدیلی لا سکیں گے: ڈاکٹر غلام مرتضیٰ

نظریۂ پاکستان: ضرورت اور اہمیت کے موضوع پر

حالاتِ حاضرہ کے منفرد پروگرام " زمانہ گواہ ہے " میں نامور دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہارِ خیال

میزبان: آصف حمید

سوال: پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت ہمارے لیے کتنی اہم ہے؟ دوٹوک انداز میں بتائیں؟

ایوب بیگ مرزا: یہ نہ صرف ہمارے لیے لازم ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ایمان کا جزو لازم ہے کیونکہ دنیا جانتی ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا تھا اور ہمارے آئین میں یہ لکھا ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے اور یہاں کوئی قانون قرآن وسنت سے متصادم نہیں بن سکتا۔

سوال: اگر پاکستان اسلام کے نام پر نہ بنا ہوتا یا اس کے آئین میں یہ نہ لکھا ہوتا کہ یہاں کوئی قانون قرآن وسنت کے منافی نہیں بن سکتا تب بھی اس کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت اتنی ہی اہم ہوتی؟

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: جس طرح ایک آدمی اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے اور حفاظت کرتے ہوئے اگر اس کی جان چلی جائے تو ایک حدیث کے مطابق وہ شہید ہے۔ لیکن جب بات ہو ایک ایسے خطۂ زمین کی جس کو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہو تو پھر اس کی حفاظت کی اہمیت کتنی بڑھ جاتی ہے۔ یاد رہے کہ مدینہ کی ریاست جو خود نبی اکرم ﷺ نے قائم کی تھی اس کے بعد پاکستان پہلا ملک ہے جو اس عہد پر قائم ہوا کہ یہاں ہم آپ ﷺ کا نظام قائم کریں گے۔ اگر ہم یہ نہیں مانتے تو گویا ہم نہ صرف مسلم لیگ کی پوری قیادت پر بلکہ سب سے بڑھ کر قائداعظمؒ پر منافقت کی تہمت لگا رہے ہیں کہ جن کے بارے میں دنیا تسلیم کرتی ہے کہ وہ ایک دیانتدار اور امانت دار لیڈر تھے۔ ایک مجمع میں لوگوں نے انھیں کہا کہ آپ فلاں لباس پہن لیں تو لوگ آپ کو بہت پسند کریں گے تو انہوں نے صاف انکار کر دیا کہ میں یہ منافقت نہیں کر سکتا۔ جب وہ اپنی زندگی کے آخری ایام گزار رہے تھے تو انہوں نے اپنے معالج ڈاکٹر ریاض علی شاہ سے کہا کہ میں جب اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گا تو میں کہوں گا کہ میں نے مسلمانوں کو ایک آزاد مملکت دلوائی۔ جب بات یہاں تک پہنچی ہو تو ایسے ملک کی نظریاتی و جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت عبادت کے درجے میں ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ اسلامی ملک کی سرحدوں کی حفاظت

مرتب: محمد رفیق چودھری

کرتے ہوئے رات کو جاگنا پوری رات عبادت میں گزارنے سے زیادہ افضل ہے۔

سوال: کیا یہ واقعی اسلامی ریاست ہے؟

ایوب بیگ مرزا: آئینی لحاظ سے یہ اسلامی ریاست ہے۔ میں اس کی مثال اس طرح دیتا ہوں کہ جیسے ایک مسلمان ہے لیکن وہ باعمل نہیں ہے، بہت سی باتوں میں اس سے کوتاہی اور غفلت ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود آپ اس کے اسلام کا انکار نہیں کر سکتے، قانونی طور پر وہ مسلمان شمار ہوگا۔ اسی طرح پاکستان قانونی طور پر اسلامی ریاست ہے لیکن عملی لحاظ سے اس میں اسلام نافذ نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ آپ ایک فرق کر سکتے ہیں کہ اگر اس کی بطور مملکت حفاظت کرتے ہیں تو یہ جہاد فی سبیل اللہ کی بجائے جہاد فی الحریت ہوگا۔

سوال: بعض لوگوں کی حجت ہے کہ قائداعظم کے مطمحِ نظر سیکولر پاکستان تھا۔ مسلم لیگ کا اپنا لفظ کیا ظاہر کر رہا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: بعض لوگوں کو اس سے اختلاف ہے کہ پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ مسلم لیگ کے سٹیج سے یہ نعرہ نہیں لگا تھا۔ لیکن اس حقیقت سے تو انکار نہیں کہ مسلم لیگ کا سرکاری نعرہ تھا ''مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ'' اور اس وقت کسی غیر مسلم کو مسلم لیگ میں شامل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: پاکستان بننے کے بعد مفاد پرست طبقات جوق در جوق مسلم لیگ میں شامل ہوئے تھے ورنہ جب تحریک پاکستان چل رہی تھی اور ابھی دور دور تک پاکستان بننے کے آثار نظر نہیں آ رہے تھے۔ اس وقت نعرہ یہی تھا کہ ''پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ'' اور ''مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ''۔ اس دو قومی نظریے کی بنیاد پر وہ تحریک چلائی گئی تھی جس کے نتیجے میں یہ ملک حاصل کیا گیا۔

سوال: حالیہ دنوں میں افغانستان نے پاکستان پر کھلم کھلا حملہ کرنے کی کوشش کی ہے جس کا پاکستان نے جواب بھی دیا۔ اسی طرح ایران بھی دھمکیاں دے رہا ہے۔ اس صورتحال میں جبکہ دونوں طرف مسلمان ہیں اہل پاکستان کی کیا ذمہ داری بنتی ہے؟

ایوب بیگ مرزا: جہاں تک افغانستان کا تعلق ہے وہاں اگرچہ آبادی مسلمانوں کی ہے اور ظاہری طور پر حکومت بھی مسلمانوں کی ہے لیکن اصل میں وہاں دو طرح کی حکومتیں ہیں۔ ایک افغان طالبان ہیں جو وہاں لوگوں کے دلوں پر حکومت کر رہے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس کے باوجود کہ کئی مواقع پر پاکستان اور افغانستان کے مفادات کا معاملہ آیا لیکن افغان طالبان نے کبھی پاکستان کے مفادات پر حملہ نہیں کیا۔ اس لیے کہ وہ مسلمان ہیں اور وہی افغانستان کے حقیقی حکمران ہیں۔ البتہ ظاہری طور پر اگرچہ وہاں حکومت اشرف غنی اور عبداللہ عبداللہ کی ہے لیکن اصل میں وہاں امریکہ قابض ہے اور اس نے انڈیا کو اپنے مفادات کے حصول کے لیے کھلی چھوٹ دی ہوئی

ہے۔یعنی وہاں مسلمان حکومت کا نام استعمال ہو رہا ہے اصل میں جن کے ہاتھ میں زمام کار ہے وہ امریکہ اور انڈیا کے ایجنٹ ہیں۔لہٰذا آپ یوں سمجھ لیجیے کہ یہ حملہ افغانستان حکومت نے نہیں کیا بلکہ امریکہ نے کیا ہے۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ : اس کا تاریخی پس منظر یہ ہے کہ ہمارا افغانستان سے ملحق بارڈر Defined نہیں ہے۔ انگریزوں کے آنے سے پہلے جب یہاں مغلوں کی حکومت تھی اس وقت بھی افغانستان اور انڈیا دو الگ ملک نہیں تھے۔ یوں کہہ لیں کہ کوئی بارڈر تھا ہی نہیں۔ انگریزوں نے ہندوستان پر قابض ہونے کے بعد افغانستان کی طرف پیش قدمی کی۔لیکن انہیں بری طرح پسپائی ہوئی،صرف ایک ڈاکٹر بچا، باقی پوری فوج ختم ہوگئی تھی۔اس کے بعد انہوں نے ایک معاہدے کے تحت ڈیورنڈ لائن کے نام سے ایک عارضی بارڈر بنایا جس کی معیاد سو سال ہے، جو ختم ہونے والی ہے۔ جب تحریک پاکستان چل رہی تھی تو صوبہ خیبر پختونخوا کے عبدالغفار خان نے اس تحریک کی مخالفت کی تھی کیونکہ اس کا اثر رسوخ افغانستان میں بھی تھا۔ پاکستان بننے کے بعد افغانستان دنیا میں واحد ملک تھا جس نے اقوام متحدہ میں پاکستان کی رکنیت کی مخالفت کی تھی اور یہ مخالفت انڈیا کے زیر اثر تھی۔تازہ افغانستان حملے کا پس منظر یہی ہے کہ چونکہ بارڈر Defined نہیں ہے اس لیے مردم شماری کے دوران انہیں مغالطہ ہوا حالانکہ حکومتی لیول پر بات ہو چکی تھی کہ ہمارے فوجی آئیں گے لیکن انہوں نے اس کے باوجود خلاف ورزی کی۔

سوال :ایران کے آرمی چیف نے جو بیان دیا، اسلام آباد نے بہر حال اس کو Serious نہیں لیا۔ایران کو اس موقع پر ایسی بات کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

ایوب بیگ مرزا: واقعہ اس طرح ہے کہ پاکستان کے بارڈر سے داخل ہو کر دہشت گردوں نے 10 ایرانی رضا کاروں (پاسبان) کو قتل کر دیا۔یقینی طور پر یہ بات ایران کے لیے بہت پریشان کن تھی۔ چونکہ یہ حملہ پاکستانی حدود سے ہوا تھا اس لیے انھوں نے اس پر شدید احتجاج کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا احتجاج کسی حد تک جائز تو تھا لیکن انہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ دہشت گردی کا کوئی مذہب، کوئی سرحدیں نہیں ہوتیں۔ وہ دہشت گرد کون تھے؟ ہمیں کیا پتا؟ ہم بھی تو کہتے ہیں کلبھوشن یادیو ایران سے آ کر پاکستان میں کارروائیاں کرتا رہا ہے تو پاکستان کو بھی اس حوالے سے بہت سے تحفظات تھے۔

سوال : کیا یہ حقیقت نہیں کہ ایران کے جتنے اچھے تعلقات بھارت کے ساتھ ہیں پاکستان کے ساتھ نہیں؟

ایوب بیگ مرزا :اس میں کوئی شک نہیں کہ بھارت کے ساتھ ایران کے تعلقات پچھلے دنوں عروج پر تھے لیکن اِس وقت وہ تعلقات زوال پذیر ہیں۔ بہت سے معاملات میں ان کا اختلاف ہوا ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ پیسے کے معاملے میں بنیا رعایت نہیں دیتا۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ : دہشت گردی کا جو انہوں نے بہانا بنایا وہ بھی ایک لحاظ سے غلط اس لیے ہے کہ پاکستان نے تو ایران کی حکومت سے تعاون کیا کہ ان کے ہاں کا ایک ناراض گروپ جو پاکستان میں بیٹھ کر ان کے خلاف دہشت گردی کر رہا تھا پاکستان نے اس کے بندے پکڑ پکڑ کر ایران کو دیے ہیں۔

پہلے امریکہ اور افغانستان کو شکایت تھی کہ

> ہمارے ہاں جب حکمران عوام کی نظر میں اپنا امیج کھو دیتے ہیں تو پھر وہ باہر والی قوتوں کی حمایت حاصل کرنے کے لیے خود کو لبرل ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دہشت گرد پاکستان سے آتے ہیں لیکن اب چونکہ ہماری آرمی نے اس پوری سرحد پر امن قائم کر دیا ہے اور وہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اب یہاں سے ان کے علاقوں میں دہشت گردی نہیں ہو رہی۔اسی طرح پہلے ان کا خیال تھا کہ طالبان کو یہاں سے سپورٹ مل رہی ہے۔طالبان نے قندوز پر قبضہ کر لیا۔قندوز تاجکستان کے بارڈر پر واقع ہے وہاں پر پاکستان کہاں سے پہنچ گیا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو غصہ اس بات پر ہے کہ اب وہ یہ بہانہ بنانے کے قابل نہیں رہے کہ پاکستان کی طرف سے دراندازی ہو رہی ہے بلکہ اب ان کی اپنی کمزوریاں زیادہ واضح ہو رہی ہیں اور وہ اپنی فیس سیونگ کے لیے اس طرح کی سازشیں کر رہے ہیں۔امریکہ نے جس طرح عراق، شام وغیرہ میں شیعہ سنی کی تقسیم کی ہوئی ہے لہٰذا اب وہ پاکستان میں ایسی صورت حال پیدا کرنا چاہتا ہے۔

ایوب بیگ مرزا : افغانستان کا معاملہ امریکہ کے لیے کھسیانی بلی کا سا ہوا ہے۔امریکی آرمی کے کمانڈر نے سینٹ میں کہا کہ ہمیں مزید فوج کی ضرورت ہے تو سینٹ نے ان سے پوچھا کہ اگر ہم آپ کو مزید فوج دیں تو کیا افغانستان میں ہماری شکست فتح میں تبدیل ہو جائے گی؟ تو جواب دیا گیا ہرگز نہیں، مزید فوج اس لیے درکار ہے تا کہ موجودہ صورتِ حال کو برقرار رکھا جا سکے وگرنہ موجودہ صورتِ حال بھی برقرار نہیں رہ سکے گی۔ تو اب امریکہ کاری ایکشن آ رہا ہے، وہ جس طرف چاہتا ہے اپنا غصہ نکالتا ہے۔

سوال : پاکستان کی نظریاتی سرحد کتنی اہم ہے اور اس کی پاسداری کتنی ضروری ہے؟

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ : پاکستان کی نظریاتی سرحد کے بارے میں دو رائے ہیں ہی نہیں۔ پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر ہی قائم ہوا۔ اگر آپ اس نظریہ کو مائنس کر دیں تو پاکستان کے وجود کا جواز ختم ہو جاتا ہے۔ یہاں پر مختلف صوبے ہیں اور آج صوبائیت ہی کو ہوا دی جا رہی ہے۔ جبکہ اس ملک کو بنانے والا ایک ہی نظریہ تھا کہ ہم سب مسلمان ہیں اور ہم یہ ملک اس لیے حاصل کر رہے ہیں تا کہ یہاں وہ اسلام نافذ کر سکیں جو خلفائے راشدینؓ کے زمانے میں تھا۔یعنی ہمیں تو یہاں پر اسلام کا ایک ایسا نظام قائم کرنا تھا جو دنیا کے لیے ایک نمونہ ہو کہ یہ ہے اسلام کا نظام عدل و قسط۔لیکن ہماری اس طرف پیش قدمی ہوئی نہیں۔

سوال: پاکستان کی نظریاتی سرحد ہے کیا؟

ایوب بیگ مرزا :بعض سوالوں کا جواب دینے کے لیے دلائل کی ضرورت ہوتی ہے۔لیکن بعض سوالوں کا جواب تاریخ دیتی ہے۔ آپ ماضی قریب کی تاریخ دیکھ لیجیے، نظریہ کوئی بھی ہو، جو ریاست اپنے بنیادی نظریات سے انحراف کرے گی وہ قائم نہیں رہ سکے گی۔ یہ تاریخ کا فیصلہ ہے۔سوویت یونین اس لیے شکست و ریخت سے دو چار ہوا کیونکہ اس نے نظریہ اشتراکیت سے انحراف کیا۔ وہ نظریہ تو انسانوں کا بنایا ہوا تھا۔ اسلام کے نظریے کے بارے میں ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ اللہ نے ہمیں اپنے رسول ﷺ کے ذریعے دیا اور دو حصوں میں تقسیم کر کے بتایا کہ ایک حزب اللہ ہے اور ایک حزب الشیطان ہے۔ آپ ﷺ کا نظریہ یہ ہے کہ آپ حزب اللہ بنیں۔ اگر ہم اس نظریے کو قائم کرنے کے لیے کوشش کریں گے تو ہماری بقا ہے۔ اگر ہم اس نظریہ کو چھوڑتے ہیں تو ہمارا حشر یقیناً ریاست سوویت یونین جیسا ہوگا۔

سوال: پاکستان کی نظریاتی سرحد کیا ہے؟

ایوب بیگ مرزا : قائداعظم سے پوچھا گیا تھا کہ پاکستان کا آئین کیا ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہمارا آئین 13 سو سال پہلے بنا ہوا ہے یعنی قرآن۔ پاکستان کی نظریاتی سرحد اسلام سے شروع ہوئی ہے اور اسلام پہ ختم ہوتی ہے۔ بانئ پاکستان قائداعظم کی تقسیم سے پہلے تقریباً 101 تقاریر ایسی ہیں جن سے یہ بات بڑی آسانی سے

اخذ کی جاسکتی ہے کہ وہ پاکستان کو صرف اس لیے حاصل کرنا چاہتے تھے کہ ایک اسلامی فلاحی ریاست بنائی جا سکے۔ پاکستان بننے کے بعد 13 ماہ میں ان کی چودہ تقاریر ایسی ہیں جن میں انہوں نے بالکل واضح کیا ہے کہ پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست بننا ہوگا۔

سوال: گورنر سندھ زبیر عمر نے کہا ہے کہ قائداعظم کا نظریہ بھی لبرل تھا اور وہ بھی لبرل پاکستان چاہتے تھے۔ انہوں نے مسجد او رمندر کا نام اکٹھا لیا ہے۔ اس حوالے سے آپ کیا کہیں گے؟

شجاع الدین شیخ: اصل میں کچھ عرصے سے یہ کنفیوژن پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر نہیں بنا تھا بلکہ ایک لبرل سٹیٹ کے طور پر بنا تھا اور اسے ایک سیکولر سٹیٹ ہونا چاہیے تھا۔ جبکہ آج بھی ہمارا بچہ بچہ سکول میں یہی پڑھتا ہے کہ ''پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ''۔ قائداعظم کی تقاریر ہم بچپن سے پڑھتے اور سنتے آئے ہیں۔ پاکستان کی منسٹری آف انفارمیشن نے 1988ء میں ''دی وائس آف قائداعظم'' کے عنوان سے ایک کتاب شائع کی۔ چار والیمز میں یہ کتاب موجود ہے جس میں قائداعظم کی سینکڑوں تقاریر موجود ہیں۔ جن میں سے دو تین کوٹیشنز آپ کے سامنے رکھوں گا۔ جب قائداعظم سے پوچھا گیا کہ پاکستان کا آئین کیا ہوگا تو وہ کہتے ہیں کہ قرآن ہمیں تیرہ سو برس پہلے دیا جاچکا ہے۔ اسی طرح 1948ء میں پشاور میں اسلامیہ کالج میں انہوں نے کہا کہ کیوں کچھ لوگ یہ کنفیوژن پیدا کرنا چاہ رہے ہیں کہ پاکستان اسلام کے لیے نہیں بنا تھا۔ سٹیٹ بینک کے افتتاح کے موقع پر جو انہوں نے تقریر کی تھی وہ بھی بہت معروف ہے کہ مغرب کے سرمایہ دارانہ نظام نے تو انسانیت کو جکڑ کے رکھ دیا، سود خوری میں برباد کردیا۔ اب اللہ نے ہمیں موقع دیا ہے کہ ہم اسلام کی عادلانہ تعلیمات پر مبنی ایک نمونہ انسانیت کے سامنے پیش کرسکیں۔ تو یہ سب کچھ misquote کیا جاتا ہے۔ جہاں تک غیر مسلموں کا تعلق ہے، اگر قائداعظم نے کہا ہے کہ ہندوؤں اور عیسائیوں کو بھی جینے کا حق ہوگا تو اس میں ہم مسلمانوں کو کوئی اعتراض نہیں اس لیے کہ غیر مسلم مسلمانوں کے معاشرے میں رہ سکتا ہے، البتہ اگر اسلامی ریاست ہوگی تو غیر مسلم اس کی بالا دستی کو قبول کرے گا اور اس کو اس کے حقوق دیے جائیں گے جو اسلام نے اس کو عطا کیے ہیں۔

سوال: پہلے ہمارے وزیراعظم صاحب نے نظریۂ پاکستان کا مذاق اڑایا، اب گورنر سندھ نے، اسی طرح ہمارے کچھ چینلز امن کی آشا کے نام پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ یہ لوگ کیوں یہ چاہتے ہیں کہ اصل حقائق چھپ جائیں اور سیکولر پاکستان کا ایلیمنٹ باہر آئے؟

شجاع الدین شیخ: جن لوگوں کے پیش نظر دنیوی مفادات ہوں، جن کی کرسیاں ان کی اصل مطمع نظر ہوں اور غیروں کو خوش کر کے اپنی کرسیوں پر قبضہ برقرار رکھنا چاہ رہے ہوں، ظاہر ہے وہ غیروں کی زبان بولتے ہیں۔ جو لوگ ظلم کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے پروردہ لوگ پھر یہی بات کرسکتے ہیں کیونکہ انہیں اسلام سے خوف ہے۔

سوال: جس طرح پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت ہم اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں، اسی طرح نظریاتی سرحدوں کی حفاظت ہمارا فرض اولین اور ہمارے ایمان کا حصہ نہیں ہونا چاہیے؟

شجاع الدین شیخ: بالکل! اس میں دو رائے نہیں ہونی چاہییں۔ ہمارے ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ کو مانا جائے اور انفرادی سے لے کر اجتماعی سطح تک اللہ کے احکامات کا نفاذ کیا جائے۔ جس طرح کسی بندے کے لیے اس کے جسم اور روح کی اہمیت ہے اسی طرح کسی معاشرے یا ملک کی جغرافیائی حدود سے بڑھ کر اس کی نظریاتی اساس کی حفاظت ضروری ہے۔ کیونکہ ایمان ہی اصل وہ پونجی ہے جس پر آخرت میں بھی کامیابی ملے گی اور دنیا میں اللہ کی مدد ایمان والوں کے لیے ہے۔ اگر آج ہم پاکستان کو بچانا چاہتے ہیں تو اس کی اصل بنیاد نظریۂ پاکستان کو مضبوط کرنا ہوگا کیونکہ اسلام کے نام پر یہ ملک بنا اور بچے گا بھی تو اسلام ہی کے نام پر۔

سوال: گورنر سندھ نے یہ بیان کیوں دیا؟ آخر ان کو ایسا بیان دینے کی کیا ضرورت پیش آئی؟

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: اصل میں یہ نفاق ہے جو ہمارے ہاں آ گیا ہے۔ آپ جن سیکولر حضرات کا حوالہ دے رہے ہیں، ان میں بھی کچھ سمجھدار لوگ موجود ہیں۔ ایک سیکولر آدمی نے اپنے دوسرے سیکولر بھائی کو مشورہ دیا تھا کہ 11 اگست والی قائداعظم کی تقریر کے حوالے سے بات نہ کیا کریں۔ اس نے حقیقت کا اعتراف کیا کہ باقی تقریروں کو سامنے رکھیں گے تو آپ کا موقف کمزور پڑ جائے گا۔ لہٰذا اگر آپ نے پاکستان میں سیکولرازم کو فروغ دینا ہے تو کچھ اور دلائل ڈھونڈ کر لائیں۔ ہمارے ہاں کے جو حکمران طبقات ہیں وہ غیروں کو خوش کرنے کے لیے اس طرح کے بیانات دے رہے ہیں۔ کیونکہ ان کا اپنا خیال یہ ہے کہ ہم اگر سیکولرازم کو پروموٹ کریں گے تو ہمارے بیرونی آقا ہمارے مفادات کا خیال رکھیں گے۔

سوال: یہ تو حقیقت ہے کہ گیارہ اگست کی تقریر ہے تو سہی نا؟

ایوب بیگ مرزا: اس حوالے سے برطانوی نژاد مسلم سیلینہ کریم نے برٹش کونسل میں تحقیقات کی ہیں، وہ کہتی ہیں کہ اس تقریر میں مذہب کا لفظ قائداعظم نے استعمال ہی نہیں کیا تھا۔ تو وہ تقریر ثقہ نہیں ہے۔ اس میں جسٹس منیر نے اپنی طرف سے بہت ساری چیزیں ڈالی ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ جسٹس منیر پاکستان میں نظریۂ ضرورت کا موجد تھا۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: قرآن حکیم ہمیں یہود و نصاریٰ کے ساتھ گہری دوستی سے منع کرتا ہے ان کے ساتھ تعلق سے منع نہیں کرتا۔ آپ ان کے ساتھ کاروبار کرسکتے ہیں اور ان کے ساتھ برابری کی سطح پر بات چیت کرسکتے ہیں۔ قرآن میں یہ بھی ہے کہ آپ ان کے شر سے بچنے کے لیے بھی تعلقات قائم کرسکتے ہیں لیکن ان کے ساتھ محبت کے پیغامات کا تبادلہ نہیں ہوسکتا۔ قرآن نے نصاریٰ کی تعریف کی ہے لیکن یہود اور مشرکین کے بارے میں کہا ہے کہ یہ تمہارے دشمن ہیں۔

سوال: سونیا گاندھی نے کہا تھا کہ ہم نے تو ثقافتی سطح پر پاکستان کو فتح کرلیا ہے۔ یہ بات تو حقیقت ہے کہ نظریاتی یلغار ہمارے ملک پر بہت زیادہ ہے اور اس کی وجہ سے اب ہمارے نصاب تعلیم میں بھی تبدیلیاں کی جارہی ہیں۔ ہمارا میڈیا تو پہلے ہی ان کے ساتھ جاچکا ہے۔ تو یہ کیا ہورہا ہے، کیا اس پر ہماری مقتدر قوتوں کو الرٹ نہیں ہونا چاہیے؟

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: پاکستان بننے کے بعد قائداعظم نے ایک خاص محکمہ قائم کیا تھا کہ یہاں کے قوانین کو اور یہاں کے نصاب تعلیم کو اسلام کے مطابق بنایا جائے۔ اس کی سربراہی علامہ محمد اسد کو سونپی گئی تھی۔ انہوں نے کچھ کام کیا لیکن پھر ان کے راستے میں بھی روڑے اٹکا دیے گئے۔ اصل میں جب پاکستان بن گیا تو پھر سرمایہ دار اور جاگیر دار طبقات جوق در جوق سیاست میں داخل ہوتے گئے اور انہوں نے پھر ہمارے سیاسی نظام کو اس حد تک گندا کیا کہ یہاں پر اسلام کی طرف پیش رفت ہونے نہ دی جس کے نتیجے میں انڈیا کو ہم پر نظریاتی یلغار کا موقع مل گیا۔ ہم نے اپنی ضرورت کے مطابق نصاب تعلیم بنایا نہیں، ہمارا وہی سیکولر نصاب تعلیم رہا۔

(باقی صفحہ 13 پر)

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

آگہی زخم بن گئی......

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ گستاخان یا مدعیانِ نبوت کذابوں پر بلاتحقیق حملہ کرنے کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاسکتی۔ لیکن ایک تسلسل سے یہ کیسا حکومتی رویہ ہے کہ گستاخ یا مرتکب توہین/مدعی نبوت ہونے کے اندیشے پر ہی فرد متعلق کو فوری وی آئی پی تحفظ فراہم کیا جاتا ہے اور احتجاجی عناصر پر بے رحمی سے سرکار ٹوٹ پڑتی ہے۔ یہ برطانوی راج ہے یا مسلم پاکستان؟ چترال میں پیش آنے والے ایسے واقعے میں احتجاجیوں پر وحشیانہ تشدد ہوا اور فوجداری مقدمات قائم کر دیے گئے۔ 22 افراد اب تک ڈیرہ اسماعیل خان جیل میں بند ہیں۔ اس سے بے چینی پھیلنا فطری ردعمل ہے۔ گویا زبانِ حال سے بار بار یہ باور کروایا جا رہا ہے کہ اپنی عقیدت محبت سنبھال کر رکھو۔ قوت برداشت بڑھاؤ۔

برداشت کی داد دیتے ہوئے 'دی نیوز' (3 مئی) میں مانیٹرنگ رپورٹ (psychology of lynching) کے پردے میں بے نام ونشان لکھنے والے نے ممتاز قادریؒ کے جنازے پر اُمڈ آنے والے عشاق کا مذاق اڑاتے ہوئے نفسیات کے فلسفے بگھارے ہیں۔ غازی علم الدین شہید بارے لکھا:

'19 سالہ 'ان پڑھ' جس نے راج پال ہندو پبلشر کو قتل کر دیا تھا نبی ﷺ بارے متنازعہ کتاب چھاپنے پر' اسے برطانیہ نے پھانسی دے دی تھی۔' اس گوروں کے مرید 'پڑھے لکھے' لکھاری کو اتنا بھی نہیں پتہ کہ اس 'ان پڑھ' پر ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال رشک کرتے روتے رہے۔ بہ صد عجز و نیاز ساڑھے 5 میل لمبے جنازے میں کندھا دیا۔ قبر میں اتارا۔ نامی گرامی پڑھے لکھے شامل ہوئے۔ بانی پاکستان محمد علی جناح نے خود مقدمہ لڑا۔ غازی سے کہلوانا چاہا کہ یہ اشتعال انگیزی کا نتیجہ تھا مگر انہوں نے اپنی عقیدت آلودہ نہ ہونے دی اور شانِ رسالتؐ پر جان دے دی۔ اگر مسلمانانِ برصغیر کے جذباتی مناظر لکھوں تو زبان درازوں کا جینا محال تر ہو گا۔ قرآن اور شانِ رسالتؐ سے نابلد' کورا ان پڑھ اور جاہل مطلق ہوا کرتا ہے۔ پھانسی کا پھندا گلے میں ڈالتے ہوئے اس عالم فاضل نے عوام کے جم غفیر کو مخاطب کر کے گواہ بنایا کہ میں نے ناموسِ رسالتؐ کے دفاع میں یہ قتل کیا ہے۔ مولانا ظفر علی خان بہ حسرت کہتے رہے۔ کاش یہ مقام و مرتبہ مجھے حاصل ہوتا! غازی علم الدینؒ کے بعد حکومت برطانیہ قانون سازی پر مجبور ہوئی۔ قانون کا دھارا اس مبارک خون نے بدلا۔ 295C تک پہنچا۔

ادھر لگے ہاتھوں بلوچستان کے شہر حب میں بھی ایک شخص نے سوشل میڈیا پر مبنی بر توہین رسالت مواد بھیج کر جذبات بھڑکائے۔ مشتعل مظاہرین کے احتجاج پر پولیس کے ساتھ جھڑپ میں ایک نوجوان جاں بحق ہو گیا۔ نمونہ عبرت مظاہرین کو بنایا جائے گا؟ قانون' آئین کیا کہتا ہے؟

ولی خان یونیورسٹی میں بپھر جانے والے اے این پی' پی پی پی' پی ٹی آئی سے متعلق افراد تھے دینی سرپھرے نہ تھے۔ کیا اس کے بعد بھی شک وشبہ باقی ہے کہ یہ قانون ہاتھ میں لینے اور اس آگ سے کھیلنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مٹھی بھر لبرل انتہاپسند/بلاگرز جو اپنی بہکی بھٹکی سوچ 'پھیلانا' مسلط کرنا چاہتے ہیں کیا یہ جبر نہیں؟ انتہاپسندی و شدت پسندی نہیں؟ نظریاتی دہشت گردی نہیں؟ توہینِ رسالتؐ سے بڑا کوئی فساد اگر ہو تو بتائیں۔ مسلمانوں کی دل آزاری کفار کیا کرتے تھے' ان جیسوں نے یہ فرنچائز حاصل کر لیا ہے فساد کا؟ حکومت مہر بہ لب کیوں ہے؟ اس کا رد کیوں نہیں؟ داڑھی' شرعی حلیے پر دہشت گردی کا ٹھپہ لگا کر بے گناہوں کو مار ڈالنے کے لیے پے در پے واقعات پر خاموشی بھی عجب ہے۔ مردان میں انٹر کے لڑکے کو (ٹوپی داڑھی والا) بھاگتے دیکھا تو پولیس اہلکار نے گولی مار کر شہید کر دیا! کیا اب ہر شرعی حلیے والے کو بلٹ پروف بن کر نکلنا ہو گا کہ ذرا رفتار تیز ہوئی اور مشتبہ قرار دے کر سیدھے مار ڈالا۔ پیر پر گولی ماری جاسکتی تھی اگر اتنی شدید 'قانونی' مجبوری آڑے آ رہی تھی۔ لیکن جناب یہ تو 'کھلی چھٹی' قانونِ لاقانونیت بنام دہشت گردی' ہے! پہلے بھاری گاڑی سے مار کر سائیکل سے گرا دیا۔ اس سے پہلے بھی تو ایک دل خراش سانحہ چارسدہ میں ہو چکا جہاں 12 بچوں کا بہرہ باپ جو سائیکل پر کپڑا بیچ کر رزق روٹی کماتا تھا، سیٹی نہ سن پانے پر نہ رکا۔ سینے میں 6 گولیاں اتار دیں۔ وہ بہرہ تو تھا وہاں قانون بہرہ تر ثابت ہوا اور 12 بچوں کے بہرہ باپ کو شہادت سے بہرہ مند کر دیا لیکن 'قصر انصاف کی زنجیر ہلانے والو' کج کلاہوں پہ قیامت کا نشہ طاری ہے!

قانون کی عمل داری' عدالتی کارروائیاں یوں بھی بہت وقت لے لیتی ہیں۔ وزیراعظم صاحب تیز رفتار 'ترقی' کے قائل ہیں۔ حال ہی میں کرپشن کے سکینڈلوں کے حوالے سے بھی انہوں نے یہی سمجھایا کہ اتنے سکینڈل ہیں کہ اگر سب کی تحقیقات میں پڑ جائیں تو سارے منصوبے دھرے رہ جائیں گے! اسی لیے بہت سے کام فوجی عدالتوں کے حوالے ہیں کہ مارے ڈر کے کوئی سوال نہ کرے گا اور وقت ضائع نہ ہو گا۔ پولیس مقابلے بھی اسی نظام عدل کا تیز رفتار حل ہے۔ سو ہم ملک کی تیز رفتار ترقی پر توجہ مرکوز رکھیں۔ پاناموں اور لیکس میں' سکینڈلوں میں وقت کھوٹا نہ کریں!

ایران نے بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے کو پاکستان کو دھمکانا شروع کر دیا۔ افغانستان' بھارت سے شہ پا کر جنرل محمد باقری سربراہ ایرانی فوج نے حملہ کرنے کی دھمکی دے ڈالی! ایٹمی پاکستان غریب کی جورو بن کر رہ گیا۔ امریکہ نیٹو کو سالہا سال کھلی چھٹی دینے' سرحدی خلاف ورزیاں اور فضائی حدود کی پامالی (ڈرون) نے سب ہی کو شیر کر دیا! شرق غرب شمال جنوب سے دنیا بھر کی شدت پسند دہشت گرد مملکتیں (امریکہ' بھارت' اور اب شام میں خون کی ندیاں بہانے میں شریک کار ایران) اور کٹھ پتلی' پٹھو افغان حکومت ہم پر چڑھ دوڑے؟ ابھی چمن میں افغان فوج کے ہاتھوں زخمی سنبھالے نہ جاتے تھے کہ بھارت نے کئی دیہاتوں پر حملہ کر کے آزاد کشمیر میں ایک شہید اور 9 زخمی کر دیے۔ ہماری خارجہ' دفاعی پالیسی؟ ایران کو راضی رکھنے کے لیے ہم مستقل منمناتے رہتے ہیں یک طرفہ طور پر۔ گزارے لائق خارجہ پالیسی دان طارق فاطمی بھی سول ملٹری رشتے کی نزاکتوں کو نبھانے کے چکر میں قربان ہو گئے! اندر خانے ٹانگ گھسیٹی مسائل (Leg-Pulling) قرار لیں تو ہم ملکی استحکام' سرحدوں کے تحفظ اور قومی عزت و وقار کی جانب متوجہ

ہوں! مسلسل ٹکراتی اناؤں کا کھیل قوم حیرت زدہ ہو کر دیکھتی' دانتوں تلے انگلی دابے بیٹھی ہے! اس کھیل تماشے میں دینی جماعتوں کو اس جانب متوجہ کرنا مطلوب ہے کہ نظام کی تبدیلی میں اگر کوئی مؤثر کردار ادا کرنا ممکن نہیں رہا تو کیا بدی کی اشاعت وترویج پر مؤثر بند باندھنا بھی آپ کی ترجیحات میں شامل نہیں؟ لادینیت کے بڑھتے پھیلتے رجحان کو دیکھئے۔ چند درجن کی نمائندگی کرنے والے منہ زور بلاگرز ہمارے منہ چڑاتے محفوظ باہر چلے جائیں۔ بل بورڈز ملک بھر میں طوفانِ بدتمیزی پھیلائیں۔ پھٹی پھنسی جینز' سڑکوں پر بڑے بڑے بورڈوں پر چڑھی لیٹی حسینائیں حیا باختہ مناظر پیش کریں۔ کالی سکرین گھر گھر ہیجان خیز موسیقی' بے راہ رو ڈرامے' فلمیں' فکری کجی پھیلانے کی مرتکب ہو۔ ملک کی عظیم اکثریت شرفاء اور مہذب شہریوں کی ہو۔ ان کی آواز بن کر دینی جماعتیں بھی اس تعفن کو روکنے کے لیے مہمات نہ اٹھائیں؟ فاسد آراء' گمراہ کن خیالات' فاسد باطل نظریات کا ملغوبہ الگ ذہنوں میں انتشار بوتا رہے۔ ایسے میں بدکرداری ہر سطح پر اپنا رنگ جما رہی ہے۔ اس سب کا ذمہ دار کون ہے؟ گدھے کا گوشت' مردار کھلانے' جعلی ادویات اور گردہ فروشی (مسیحاؤں کے ہاتھوں) سے لے کر 5 کمسن بچیوں کو' معصوم کلیوں کو مسل کچل کر قتل کر کے پھینک دینے میں پورا معاشرہ اور صلاح وفلاح کے ذمہ دار ہر فرد کا حصہ ہو گا۔ پہلے بھی ایسے ہی بچوں کے ساتھ سنگین جرائم کا بہت بڑا اسکینڈل دب کر ختم ہو گیا۔ عوام کا دھیان بٹانے کو ہر دن کی بے شمار نئی بریکنگ نیوز اعصاب شل کرنے کو کافی ہوتی ہے۔ تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو' فارمولا سب سے مؤثر ہے۔ دنیا ایک کچرادان بنتی جا رہی ہے حدیث کے مطابق: ''نیک بندے ایک ایک کر کے دنیا سے گزرتے جائیں گے۔ یہاں تک کہ کچرے کے سوا کچھ باقی نہ رہے گا۔ جیسے کھجور یا جو کا کچرا۔ اللہ اس بات کی پروانہ کرے گا کہ وہ انہیں کس وادی میں ہلاک کرے۔'' سو آج ہم ایسی ہی کیفیت میں گرفتار ہیں۔ گلیمر بھرا رنگین سوٹڈ بوٹڈ کچرا۔ جھوٹ فریب' دجل کی حکمرانی' پاکیزگی منہ چھپائے کونے کھدروں میں جگہ ڈھونڈتی ہے۔ یا عقوبت خانوں میں ٹھونس دی جاتی ہے۔ ایک واقعہ کہیں پڑھا تھا کہ آج کا انسان شیطان کا بھی استاد ہے۔ شیطان نے ایک (عرب) صدر کو پلان بتایا۔ لیکن صدر نے شیطان کے کان میں اپنا پلان پھونکا تو وہ گھبرا کر کہنے لگا۔ اتق اللہ۔ اللہ سے ڈر۔! (بشار یا سی سی ہوگا!)

ادھر یورپین یونین کی خارجہ پالیسی کی سربراہ نے کہا ہے کہ دنیا میں امریکی قیادت کا دور ختم ہو گیا۔ یورپ اب واشنگٹن کی جگہ لے سکتا ہے۔ روس، بھارت، چین کا اتحادی بن جانا چاہیے۔ دوسری جانب ٹرمپ کو معزول کرنے کے لیے امریکی کانگریس میں خفیہ صلاح مشورے ہو رہے ہیں! طالبان کے منہ لگ کر ایک اور سپر پاور نے دنیا میں زوال کا منہ دیکھا۔ برطانیہ، روس کے بعد اب افغانستان نے اپنی روایت برقرار رکھتے ہوئے۔ بل نقذف بالحق علیٰ الباطل۔ حق سے باطل کے سر پر کاری ضرب لگائی ہے۔

دونیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی!

تاریخ بالآخر بھلے وقتوں میں اگر سچ لکھ پائی تو بتائے گی کہ 49 ممالک اور وقت کی بلاشرکت غیرے فرعونی طاقت کو خرقہ پوشوں نے صرف ایمان کی قوت تلے روند ڈالا۔ ہم سائنس وٹیکنالوجی کی معراج (ایٹم بم) پر متمکن، عقل کے گھوڑے امریکہ کے ساتھ دوڑاتے دوڑاتے ہانپ گئے۔ حال سے بے حال، نظریے سے بے نظریہ ہو گئے! ادھر عشق کی اک جست نے کر دیا قصہ تمام!

آگہی زخم بن گئی شاہد
کاش میں کچھ نہ جانتا ہوتا

بقیہ: زمانہ گواہ ہے

سوال: نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے لیے ہر پاکستانی کو کیا کرنا چاہیے؟

ایوب بیگ مرزا: سب سے پہلا کام یہ ہے کہ جس نظریہ کی ہم بات کر رہے ہیں اس پر ہر پاکستانی پہلے خود پورا اترے۔ یعنی اسلام پر۔ جس طرح پاکستان ایک نام نہاد اسلامی ریاست ہے، اسی طرح ہم بھی نام نہاد مسلمان ہیں۔ لہٰذا ہمیں پہلے حقیقی مسلمان بننا ہوگا، جس کے لیے قرآن نے مومن کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ہمیں ان بیانات کی مذمت کرنی چاہیے اور اس کے خلاف اگر کوئی احتجاج کرنا پڑے تو ہمیں کھل کر باہر آنا چاہیے۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: قرآن حکیم میں اجتماعیت پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ معاشرہ کا ایک فیملی سسٹم ہے۔ اگر ایک ایک فیملی (خاندان) ٹھیک ہو جائے تو پاکستان کی پوری عمارت ٹھیک ہو جائے گی۔ قرآن حکیم میں اس کے لیے حکم ہے کہ

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا﴾ (التحریم:6)

''مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آتشِ (جہنم) سے بچاؤ۔''

اگر ہم اپنے گھر میں اپنے بچوں کی تربیت صحیح خطوط پر اور ایک مسلمان معاشرے کے طور پر کریں گے تو پھر ہم کچھ تبدیلی لا سکیں گے۔

طالبانِ قرآن کے لیے رمضان المبارک کا خصوصی تحفہ

قرآن حکیم کی سُورتوں
کے مضامین کا
اِجمالی تجزیہ

از

ڈاکٹر اسرار احمد

سورۃ الفاتحہ تا سورۃ الکہف: 136 صفحات، قیمت: 80 روپے

سورۃ مریم تا سورۃ الناس: 256 صفحات، قیمت: 180 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور
36-K ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون: 3-042-35869501

عمرہ کرنے والوں کے لیے احتیاطیں

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

حج ارکان اسلام میں سے ہے جو ذوالحجہ کی مخصوص تاریخوں میں ادا کیا جاتا ہے۔ ان دنوں کے علاوہ سال بھر کے باقی دنوں میں ہر وقت عمرہ کے لیے مکہ معظمہ جایا جاتا ہے۔ حرم مکہ میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ اور مسجد نبوی میں پچاس ہزار کے برابر ہے، اس لیے عمرہ کا ارادہ کرنے والا سنجیدگی کے ساتھ نیت کرے کہ حرمین شریفین کی حاضری سے بھرپور فائدہ اٹھائے گا۔ مسجد الحرام میں طواف کے علاوہ ذکر واذکار اور نوافل کثرت سے پڑھے گا اور مسجد نبوی میں درود شریف کا وظیفہ ہمہ وقت زبان پر رکھے گا۔ عمرہ کا ارادہ کرنے والا دو اَن سلی چادروں کو بطور احرام استعمال کرے اور تلبیہ پڑھے لبيك اللهم لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد و النعمة لك و الملك لا شريك لك۔ احرام باندھ کر احرام کی پابندیاں کرے' نہ بال توڑے' نہ ناخن کاٹے۔ ننگے سر رہے' بالوں میں کنگھی نہ کرے' تیل نہ لگائے' خوشبو استعمال نہ کرے' میل کچیل سے جسم کی صفائی نہ کرے۔ عمرہ کے لیے طواف کے بعد دو نفل' حجر اسود کا بوسہ' صفا ومروہ کے درمیان سعی اور سر کے بال اتروانا ہوتا ہے۔ یہ کر لیا تو بس عمرہ ہو گیا۔ باقی دن جس قدر طواف کرے تو ثواب ہے ہر طواف کے بعد دو نفل پڑھے جاتے ہیں اور زم زم پیا جاتا ہے۔ یہاں عبادت کا ثواب لاکھ گنا ملتا ہے۔ عورتیں اپنے معمول کے کپڑے پہنیں جن میں بے پردگی اور اظہار زینت نہ ہو۔

عمرے پر جانے والوں کے لیے تربیت کا کوئی انتظام نہیں ہوتا چنانچہ دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ غلطی پر غلطی کیے جاتے ہیں اور دوسروں کے لیے مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ بعض غلطیاں اور نادانیاں تو ایسی ہوتی ہیں کہ ان سے گناہ ہوتا ہے اس لیے عمرہ پر جانے سے پہلے کسی عالم دین سے معلومات حاصل کرنا ضروری ہے۔ چند ایک چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا دھیان رکھنا ضروری ہے:

(1) خانہ کعبہ کا طواف حجر اسود سے شروع کرے اور حجر اسود پر ختم کرے۔ طواف کے دوران محتاط رہے، کسی دوسرے کو نہ دھکیلے۔ کسی دوسرے کے لیے کسی طرح بھی تکلیف کا باعث نہ بنے۔

(2) طواف سے نکلنا ہو تو یک دم نہ نکلے بلکہ آخری چکر ہو تو آہستہ آہستہ باہر نکلتا جائے۔ اگر یک دم نکلے گا تو طواف کرنے والوں کے لیے رکاوٹ کا باعث بنے گا۔

(3) جہاں طواف ہو رہا ہو وہاں نفل نہ پڑھیں۔ طواف کرنے والوں کی کثرت کی وجہ سے مقام ابراہیم کی بجائے مطاف میں کسی جگہ بھی نفل پڑھ سکتے ہیں۔

(4) دھینگا مشتی اور زور آزمائی کے ذریعے حجر اسود کا بوسہ نہ لے بلکہ حجر اسود کے سامنے جہاں بھی ہو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کا اشارہ کرے اور اپنا ہاتھ چوم لے۔ وہاں ایک لحظہ بھی کھڑا نہ ہو ورنہ طواف میں رکاوٹ پڑے گی۔

(5) طواف کرتے وقت بعض لوگ ریڑھیوں پر طواف کرتے ہیں۔ ریڑھی چلانے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کا خیال رکھے، کسی کو زخمی نہ کرے ورنہ گناہ ہو گا۔

(6) جب تک مکہ معظمہ میں رہے۔ زیادہ سے زیادہ طواف کرے کیونکہ یہ نیک عمل کعبے کے سوا کہیں اور نہیں ہو سکتا۔

(7) خانہ کعبہ کے غلاف کو چومنا یا ہاتھ لگانا درست نہیں۔ اسی طرح مقام ابراہیم کے ساتھ ہاتھوں کو مس کرنا اور چومنا درست نہیں۔

(8) طواف کے دوران اللہ کا ذکر کرے۔ اونچی آواز سے یا با جماعت ذکر کرنا مناسب نہیں کہ اس سے دوسرے توجہ کے ساتھ ذکر نہیں کر سکتے بلکہ بھول جاتے ہیں۔

(9) عورتیں مردوں سے الگ رہ کر طواف کریں۔ مردوں کے ساتھ مس نہ ہوں۔

(10) رکن یمانی کو بوسہ دینا مسنون نہیں۔

(11) حرم کی سیڑھیوں اور دوسرے راستوں میں نہ بیٹھے تاکہ آنے جانے والوں کو تکلیف نہ ہو۔

اگرچہ عمرہ تو مکہ مکرمہ ہی میں مکمل ہو جاتا ہے تاہم مسجد نبوی اور روضہ رسولؐ کی زیارت بھی ضروری ہے۔ مسجد نبوی میں ادب و احترام کا خیال کریں۔ اونچی آواز منہ سے نہ نکالیں۔ مسجد نبوی میں فرض نمازیں تکبیر اولیٰ کے ساتھ با جماعت ادا کریں۔ یہاں ہر نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ طہارت پاکیزگی اور صفائی کا خیال رکھیں۔ ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں۔ روضۂ رسول ﷺ کے سامنے کھڑے ہوں تو سلام پیش کریں۔ پھر خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کریں۔ رسول اللہ ﷺ کے روضہ کے پاس ریاض الجنہ کی جگہ ہے چونکہ یہ جگہ جنت کا ٹکڑا ہے اس لیے یہاں نوافل پڑھنا فضیلت کی بات ہے۔ ہر کسی کی خواہش ہوتی ہے کہ وہاں نفل پڑھے۔ یہاں بھی خیال رہے کہ دوسروں کو پیچھے دھکیل کر وہاں پہنچنا مناسب نہیں۔ اگر وہاں جگہ مل جائے تو دو نفل پڑھ کر وہاں سے اٹھ آئے تاکہ کسی دوسرے کو موقع مل سکے۔

روضۂ رسول ﷺ کے پاس سے گزرتے وقت جالیوں کو ہاتھ لگانا یا چومنا درست نہیں۔ وہاں کے کارکن روکتے ہیں ان کا کہنا ماننا چاہیے۔ روضۂ رسول ﷺ کے پاس کھڑے ہو کر دعا مانگیں تو منہ روضے کی طرف نہیں بلکہ کعبے کی طرف رخ کریں کیونکہ دعا صرف اللہ سے کی جاتی ہے۔ مسجد نبوی اور روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کے وقت کثرت سے درود شریف پڑھے اور پختہ ارادہ کرے کہ میں آپ ﷺ کی تعلیمات پر سنجیدگی کے ساتھ عمل کروں گا اور اپنی اخلاقی یا عملی کمزوریوں کو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے دور کروں گا۔ یہی عمرے کا حاصل ہے۔

نوٹ: اس مقدس سفر پر جاتے ہوئے ضروری تیاریوں کے علاوہ مندرجہ ذیل چند چیزیں ساتھ لے لیں۔ (1) سوتی مضبوط رسی۔ (2) چپکنے والی ٹیپ۔ (3) مارکر۔ (4) چھوٹا چاقو یا قینچی۔ (5) دھوپ سے بچنے والی عینک (6) ہوائی چپلیں ربڑ کی جو پاؤں زخمی نہ کریں۔ (7) ناک اور منہ پر ڈالنے والی پٹیاں ☆☆☆

ضرورت رشتہ

☆ کھوکھر فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 25 سال، تعلیم ڈبل ایم اے، قد 5.3، صوم و صلوٰۃ اور شرعی پردہ کی پابند، خوبصورت و خوب سیرت کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ لاہور کی رہائشی فیملی رابطہ کرے۔

برائے رابطہ: 0344-4997421 (والد)
0344-4548903 (والدہ)

☆ لاہور میں مقیم آرائیں فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 20 سال، تعلیم ایف اے کے لیے دینی مزاج کے حامل، برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ والدین رابطہ کریں۔

برائے رابطہ: 0320-9408415

☆ کراچی میں رہائش پذیر اُردو سپیکنگ فیملی کو اپنی بیٹی (مطلقہ، ہمراہ ایک بیٹی)، عمر 29 سال، کے لیے کراچی کے رہائشی، دینی مزاج کے حامل، برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ والدین رابطہ کریں۔

برائے رابطہ: 0335-2265106

روزے کا مقصد اور حقیقت

پروفیسر ڈاکٹر نجیب الحق

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں زندگی میں ایک مرتبہ پھر رمضان کے روزے رکھنے کا موقع عطا فرمایا۔ اسی کی توفیق سے ہم روزوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں روزے کی حقیقت سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

روزے کی فرضیت اور مقصد

''اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تا کہ تم تقویٰ دار بن جاؤ۔'' (البقرہ:183)

روزہ ایک فرض عبادت ہے۔ اس کا بنیادی مقصد انسان میں تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ کھانے پینے سے پرہیز اسی تقویٰ کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔

صوم کا مطلب ہے (اپنے آپ کو) روکنا اور اس کے معنی صبر ہیں اور صبر کا کم سے کم تقاضا حرام سے رکنا ہے، اور مزید یہ کہ اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کی تعمیل کی جائے۔

رمضان کے مہینے کی عظمت

رمضان کی عظمت قرآن کی وجہ سے ہے۔ اس میں قرآن نازل ہوا اور اس میں لیلۃ القدر ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے کئی گنا بڑھایا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک نیکی دس سے سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزے کا معاملہ اس سے جدا ہے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔'' (متفق علیہ)

قرآن اور رمضان

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور خود احتسابی کے ساتھ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جو رمضان (کی راتوں میں) کھڑا رہا (قرآن سننے اور سنانے کے لیے) ایمان اور خود احتسابی کے ساتھ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔'' (بخاری و مسلم)

اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ ''روزہ اور قرآن (قیامت کے دن) بندے کے حق میں شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا: اے رب میں نے اس شخص کو کھانے پینے اور خواہشات نفس سے روکے رکھا تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما! اور قرآن یہ کہے گا: میں نے اسے رات کے وقت سونے (اور آرام کرنے) سے روکے رکھا تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما! چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔ (اور اس کے لیے جنت اور مغفرت کا فیصلہ فرما دیا جائے گا۔)''

پس رمضان میں خصوصی طور پر قرآن سے جڑنے، اس کی تلاوت کرنے اور اس کو سمجھ کر پڑھنے کا اہتمام کیا جائے۔

روزے کی حقیقت:

روزے کے حقوق: رسول اللہ ﷺ کی درج ذیل احادیث میں روزے کی حقیقت وضاحت سے بیان کی گئی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے روزے کی حالت میں بیہودہ باتیں (مثلاً: غیبت، بہتان، تہمت، گالی گلوچ، لعن طعن، غلط بیانی وغیرہ) اور گناہ کا کام نہیں چھوڑا، تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔'' (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی روزہ دار ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہیں کیونکہ وہ روزے میں بھی بدگوئی، بدنظری اور بدعملی نہیں چھوڑتے اور کتنے ہی رات کے تہجد میں قیام کرنے والے ہیں، جن کو اپنے قیام سے ماسوا جاگنے کے کچھ حاصل نہیں۔'' (دارمی، مشکوٰۃ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''روزہ ڈھال ہے کہ نفس و شیطان کے حملے سے بھی بچاتا ہے، اور گناہوں سے بھی باز رکھتا ہے، اور قیامت میں دوزخ کی آگ سے بھی بچائے گا، پس جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ تو ناشائستہ بات کرے، نہ شور مچائے، پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو دل میں کہے یا زبان سے اس کو کہہ دے کہ: میں روزے سے ہوں اس لئے تجھ کو جواب نہیں دے سکتا، کہ روزہ اس سے مانع ہے۔'' (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((الصوم جنة ما لم یخرقھا)) ''روزہ ڈھال ہے جب تک (تم) اس میں سوراخ نہ کر دو۔'' (نسائی)

درجہ بالا احادیث میں جن برے اعمال کا ذکر کیا گیا ہے وہی اس ڈھال کے سوراخ ہیں جن سے روزہ کی افادیت اسی طرح متاثر ہوتی ہے جیسے ڈھال میں سوراخ ہو جائے تو وہ بے کار ہو جاتا ہے اور اس سے بچاؤ کا کام نہیں لیا جا سکتا۔

کون سے روزے پر پورے اجر کا وعدہ ہے؟

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جس نے رمضان کا روزہ رکھا، اور اس کی حدود کو پہچانا، اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے ان سے پرہیز کیا، تو یہ روزہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔'' (صحیح ابن حبان، بیہقی) یعنی کھانے پینے سے رکنے کے ساتھ ساتھ برے اعمال سے بھی روکا جائے اور منہ کے روزے کے ساتھ دوسرے اعضاء کا روزہ بھی ہونا ضروری ہے۔

حقیقی روزہ:

وہ روزہ ہے جس میں آنکھ، زبان، کان، ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضاء کے گناہوں سے بچا جائے اور یہی ان اعضاء کا روزہ ہے اور یہی حقیقی روزہ ہے جس پر اللہ سے پورے اجر کی امید کی جا سکتی ہے اور جو زندگی میں تبدیلی کا باعث بھی بنے گا۔

آنکھ کا روزہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''(اے نبی ﷺ) مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے،

جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر رہتا ہے۔" (النور:30) اور آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ نظر، شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے، پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظرِ بد کو ترک کر دیا، اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت کو اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ (رواہ الحاکم)

کس قدر گناہ کی بات ہے کہ کئی مسلمان ٹی وی اور کمپیوٹر پر بیہودہ اور فحش فلمیں اور پروگرام دیکھتے ہیں یا فضول ناول یا کتابیں پڑھتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ بس کیا کریں روزہ ہے وقت گزارنے کے لیے کر رہے ہیں۔

کان کا روزہ:

حرام اور مکروہ اور فضول باتوں کے سننے سے پرہیز رکھے، کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے اس کا سننا بھی حرام ہے۔ اللہ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے ﴿لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا﴾ "اور اس میں (جنت میں) فضول (لا یعنی) باتیں نہیں ہوں گی سوائے سلام کے۔" (سورہ مریم:62) اور سورۃ الواقعہ کی آیت 25 میں ہے کہ ﴿لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِيْمًا﴾ "اور وہ اس میں فضول اور گناہ کی باتیں نہیں سنیں گے۔" اور سورۃ النباء آیت 35 میں فرمایا: ﴿لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا﴾ "وہ فضول اور جھوٹی باتیں نہ سنیں گے۔" صحیح روزے کا تقاضا یہی ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور صرف یہ نہیں کہ فضول، گناہ والی اور جھوٹی باتیں کرنے سے پرہیز کیا جائے بلکہ ان کو سنا بھی نہ جائے۔ لغو سے پرہیز بہت اہم کام ہے اور یہ لفظ تینوں آیات میں مشترک ہے اور اس سے مراد وہ تمام لا یعنی اور بے مقصد باتیں ہیں جن کو عام الفاظ میں بکواس کہا جاتا ہے اور عموماً یہی بیہودہ باتیں گناہ، جھوٹ اور بے حیائی کی بنیاد فراہم کرتی ہیں

زبان کا روزہ:

زبان کی حفاظت کرے اور اس کو بیہودہ باتوں، جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے محفوظ رکھے، اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر و تلاوت میں مشغول رکھے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے، پس جب تم میں کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بیہودہ بات کرے، نہ جہالت کا کوئی کام کرے، اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔"

کس قدر عجیب بات ہے کہ اللہ کے حکم پر ہم روزے میں سحری سے لے کر افطاری تک حلال کھانے سے تو پرہیز کرتے ہیں لیکن اسی اللہ نے قرآن میں جس چیز (یعنی غیبت) کو مردہ بھائی کا گوشت قرار دیا ہے اس حرام کو ہم رغبت سے کھاتے ہیں۔

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ تجسّس نہ کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو، تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔ اللہ سے ڈرو، اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔" (الحجرات:12)

اللھم نعوذ بلک من ذالک

منہ اور پیٹ کا روزہ: حرام سے پرہیز تو ہر حال میں ضروری ہے مگر اِفطار کے وقت حلال کھانے میں بھی بسیار خوری نہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں، جس کو آدمی بھرے۔" (احمد والترمذی وابن ماجہ والحاکم)

اگر شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کر لی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد حاصل کرنا مشکل ہوگا۔ افطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے، کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا یا روزہ کھولتے ہی حرام پینے یا کھانے میں مشغول ہو جائے۔

افطار کے وقت روزہ دار حالت خوف اور امید کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردُود؟ بلکہ یہی کیفیت ہر عبادت کے بعد ہونی چاہیے۔ اور مقدور بھر کوشش کے بعد اللہ پر اچھا گمان رکھا جائے۔

بقیہ اعضاء کا روزہ:

ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو۔ جس کا تمہیں علم نہ ہو۔ یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی بازپرس ہونی ہے۔" (بنی اسرائیل)

ہاتھ کسی ناجائز اور حرام کام میں مشغول نہ ہوں اور پاؤں کسی گناہ کی طرف نہ اٹھیں۔

"آج ہم ان کے منہ بند کیے دیتے ہیں، اِن کے ہاتھ ہم سے بولیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ یہ دنیا میں کیا کمائی کرتے رہے ہیں۔" (سورہ یٰسٓ:65)

دل کا روزہ:

دل کا حقیقی اور اعلیٰ روزہ یہ ہے کہ دُنیوی افکار سے قلب کا روزہ ہو، اور ماسوا اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے۔ البتہ وہ دُنیا جو دین کے لئے مقصود ہو وہ تو دُنیا نہیں بلکہ توشۂ آخرت ہے۔

قلب کی حفاظت۔ چار چیزوں کی کثرت سے پرہیز کی جائے۔ طعام، کلام، نیند اور اختلاط۔ اور ان راستوں کی نگہبانی کی جائے جہاں سے دل کی بیماری لاحق ہونے کا خدشہ ہوتا ہے یعنی آنکھ، کان، زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی جائے۔

رمضان کی آخری شب مغفرت کا پروانہ ہے:

ہمیں لیلۃ القدر کی فضیلت تو یاد رہتی ہے اور ہونی بھی چاہیے اور اسے رمضان کی آخری تاک راتوں میں ڈھونڈنے (ترجیحاً اعتکاف میں) کی کوشش بھی کرنی چاہیے لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ اس حدیث کو بھی نہیں بھولنا چاہیے جس میں پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ "بخشش کی جاتی ہے میری اُمت کی رمضان کی آخری رات میں، عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ ﷺ کیا یہ لیلۃ القدر ہوتی ہے؟ فرمایا نہیں۔ بلکہ کام کرنے والے کی مزدوری اس کا کام پورا ہونے پر ادا کر دی جاتی ہے یعنی جب وہ پورے اہتمام سے حقیقی روزہ رکھتے ہیں تو رمضان المبارک کی آخری شب اُجرت اور انعام کے طور پر ان کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

ہمیں یہ رات فضولیات اور خرافات میں نہیں بلکہ عبادات اور دوسرے نیک اعمال میں گزارنی چاہیے کہ معلوم نہیں پھر یہ رات ہمیں نصیب ہو یا نہ ہو۔

اللہ ہمیں روزے کی حقیقت اور اس کے مقصد کو سمجھنے کی فہم عطا فرمائے اور ایسا روزہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے جس سے ہم تقویٰ حاصل کر سکیں۔ اللہ ہمارے روزے قبول فرمائے اور ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جن کو روزے رکھنے پر بخشش کی بشارت دی گئی ہے۔

آمین یاربّ العالمین۔

ماہ رمضان المبارک کے دوران تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام

حلقہ لاہور، حلقہ کراچی، حلقہ اسلام آباد، حلقہ پنجاب شمالی، حلقہ پنجاب شرقی، حلقہ بلوچستان، حلقہ سرگودھا، حلقہ پنجاب پوٹھوہار، حلقہ آزاد کشمیر، حلقہ خیبر پختونخوا میں

دورۂ ترجمہ قرآن وخلاصۂ تعلیمات قرآن

کے پروگراموں کی فہرست

حلقہ لاہور

لاہور غربی — دورۂ ترجمہ قرآن مع تراویح

مقام	مدرس	برائے رابطہ
جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن لاہور ☆	امیر محترم حافظ	(042)
	عاکف سعید	35869501-3
مسجد بنت کعبہ سمن آباد ☆	نثار شفیق	
مریم شادی ہال، مین سبزہ زار ملتان روڈ، لاہور ☆	عبدالمہیمن ہادی	
ٹوپاز اپونٹ کمپلیکس، جوہر ٹاؤن لاہور ☆	حافظ رشید ارشد	
پرائم شادی ہال کالج روڈ، ٹاؤن شپ ☆	حافظ زبیر احمد	
شہناز شادی ہال، نزد بٹ سویٹس بند روڈ لاہور	نثار احمد خان	
مسجد خدیجۃ الکبریٰ، چٹی کوٹھی روڈ شیخوپورہ ☆	قیصر جمال فیاضی	
جاسمین میرج ہال، ای ایم ای، لاہور ☆	حامد سجاد، طاہر سیال	

لاہور شرقی

مقام	مدرس	برائے رابطہ
نور محل شادی ہال' نزد کماہاں میٹرو بس اسٹیشن' بنک سٹاپ' 17 کلو میٹر فیروز پور روڈ' لاہور ☆	رحمت اللہ بٹر	0321-8477002
کمیونٹی سنٹر' سوئی گیس سوسائٹی' نزد فیز۔DHA5 لاہور ☆	اعجاز لطیف	0300-8450098
راجہ جی بینکویٹ ہال' غازی روڈ' لاہور کینٹ ☆	شکیل احمد	0313-4338725
مسجد التوحید اہلحدیث' LDA کوارٹرز' بالمقابل پیکیجز مال' والٹن روڈ' لاہور	حاجی عبدالمنان	0333-4562037
مسجد الہدیٰ' بہار شاہ روڈ' الفیصل ٹاؤن' D بلاک' جوڑے پل' لاہور ☆	حافظ محمد اشرف	0321-4004049
مسجد نور' مصطفیٰ آباد' چوک مارکیٹ' گلستان کالونی' دھرمپورہ لاہور ☆	اقبال حسین	0321-4004049
قصرِ حسین شادی ہال' نزد نیا پل' تاجپورہ سکیم' لاہور ☆	محمد عظیم	0321-4630894
جامع مسجد انجمن خدام القرآن' اکیڈمی روڈ' والٹن لاہور	شیر افگن	0334-3566561
67-A علامہ اقبال روڈ' گڑھی شاہو لاہور ☆	نور الوریٰ / اشفاق ندیم	0331-4152275
سبحان میرج ہال' نزد ڈوکے والا چوک' نیو شاد باغ لاہور ☆	شہباز احمد شیخ	0334-4216116
نور الہدیٰ' سوئی گیس روڈ' فیروز والا شاہدرہ	نعیم اختر عدنان	0314-4075722
الحسن میرج گارڈن' بالمقابل مناواں پولیس اسٹیشن لاہور ☆	محمد اقبال کمال	0300-4994436
شالیمار میرج گارڈن' نزد پروفیسر ساجد اکیڈمی' عقب پانی والی ٹینکی' شالیمار لنک روڈ' باغبانپورہ لاہور ☆	ڈاکٹر اسرار احمدؒ (ویڈیو)	0331-4152275

حلقہ کراچی

کراچی وسطی — دورۂ ترجمہ قرآن مع تراویح

مقام	مدرس	برائے رابطہ
لٹل ماسٹر اسکول، ایم سی 50 گلی نمبر 1 آصف آباد، گرین ٹاؤن شاہ فیصل	سید سلیم الدین	0302-2272390
شاہ فیصل لان، نزد UC-11 آفس اور جامعہ حمادیہ چورنگی نمبر 3، شاہ فیصل کالونی	ڈاکٹر سید سعد اللہ	0312-8289068
لالا زار لان، سابقہ لالہ سینما، مین قائد آباد	عزیز ظفر صدیقی	0323-2396204
Lavish Banquet، نزد امین مسجد، ماڈل موڑ	سید محمد اویس نسیم	0321-2285905
پی آئی اے ایم (PIAM) گارڈن نزد ایکسپو سینٹر، بلاک 16، گلشن اقبال	انجینئر محمد عثمان علی	0333-0398839
ایم سی سی لان MCC، ملک سوسائٹی، نزد فاریہ چوک، اسکیم 33, گلزار ہجری	عبدالرحمٰن خان	0312-5404961
دی وینیو بینکویٹ ہال، راشد منہاس روڈ، متصل عسکری 4	راشد حسین شاہ	0332-9246196
بندھن لان، گلشن چورنگی، راشد منہاس روڈ	حافظ محمد وقار	0332-7353243
اورینٹ لان، بلاک 11 گلستان جوہر، نزد منور چورنگی	ڈاکٹر انوار علی	0321-3899909
کاسا (KASA) میرج لان، KESC ایمپلائز سوسائٹی، نزد درم جھم ٹاور، صفورہ چورنگی	ابرار حسین	0333-2368128

خلاصہ مضامین قرآن مع تراویح

مقام	مدرس	برائے رابطہ
مسجد عائشہ، گلشن یوسف، انور بلوچ ہوٹل، بالمقابل ڈیلکس بیٹری	فرحان اقبال	0314-9975711
حاجی الیاس صاحب، انجمن سیفی برادران، غوثیہ مارکیٹ، ملیر کالا بورڈ	سید یونس واجد	0314-9975711

پلاٹ نمبر 543, سیکٹر R17, شاہ لطیف ٹاؤن، عقب فاسٹ یونیورسٹی	محمد حسین	0314-9975711
ماسٹر سوسائٹی موٹرز ، بالمقابل آ وانٹی ٹیرس، علامہ اقبال روڈ کراچی	فیصل منظور	0321-2633000
مسجد عثمان، فاران کلب، نزد نیشنل اسٹیڈیم گلشن اقبال	منصور روفی	0300-2190719
مسجد الفرقان، کراچی یونیورسٹی ایمپلائز کوآپریٹو سوسائٹی سیکٹر 18A	سہیل سومرو	0300-9291631
قرآن مرکز، متین آرکیڈ، گلشن اقبال بلاک 7 نزد مسکن چورنگی	اسامہ عثمانی	0321-3774690
بینچ مارک اسکول، نزد Byco پڑول پمپ۔ ابوالحسن اصفہانی روڈ	عمر انعام جعفری	0333-8206305
قران مرکز جوہر، سالکین بسیرا اپارٹمنٹ بلاک 14 گلستان جوہر	عابد علی	0321-3899909
مسجد نعمان ہیون بلاک 15 گلستان جوہر	کفیل احمد	0321-3899909

کراچی شمالی دورۂ ترجمہ قرآن مع تراویح

مہندی لان سیکٹر 11L بالمقابل نیو کراچی تھانہ۔ ☆	نوید مزمل	03152501620
ریم لان (گھانچی لان) نزد سخی حسن چورنگی، بلاک L نارتھ ناظم آباد ☆	سید فاروق احمد	03212226020
مرحبا بینکویٹ ناظم آباد نمبر 4 ☆	عمران چھاپڑا	03008293917
اپیل بینکویٹ بلاک H رشید ترابی روڈ نزد لنڈی کوتل چورنگی، نارتھ ناظم آباد ☆	اویس پاشا قرنی	03008217857
CMA کمیونٹی ہال ST-1/C بلاک نمبر 9 نزد کیپری ہینسو اسکول عزیز آباد نمبر 5۔ 8 ایف بی ایریا۔ کراچی ☆	حافظ اسامہ علی	03212051847

خلاصۂ مضامین قرآن مع تراویح

عرش بریں لان سیکٹر 4B سرجانی ٹاؤن ☆	عطاء الرحمٰن عارف	03332578822
مکان نمبر C-120 سیکٹر 11B نزد فیضی کلینک کراچی دربار ریسٹورنٹ۔ نارتھ کراچی ☆	سیف الرحمٰن	03332120708
نایاب لان نزد چاولہ مارکیٹ ☆	حارث احمد	03452166320
مسجد دارالسلام بالمقابل احد پبلک اسکول۔ بلاک 4 فیڈرل بی ایریا ☆	محمد ذیشان	
مسجد فاروق اعظم ☆	عبدالرحمٰن خان	
پلاٹ نمبر 1D-7 سیکٹر 16A بفرزون کراچی ☆	سید اظہر ریاض	03009211498
جامع مسجد شادمان ٹاؤن، سیکٹر 14B، شادمان ٹاؤن ☆	محمد ارشد	
الفتح گارڈن نزد نشان حیدر و صابری چوک سیکٹر ساڑھے گیارہ، اورنگی ٹاؤن ☆	طارق امیر پیرزادہ	03322423730
نور امام میرج لان مین قریشی مارکیٹ، رئیس امروہی، سیکٹر ساڑھے گیارہ، اورنگی ٹاؤن ☆	محمد عمران	03336492956

تابش لان پلاٹ نمبر C-7 سیکٹر X-I گلشن معمار ☆	بلال محمود خان	03018254750

حلقہ اسلام آباد دورۂ ترجمہ قرآن

مقام	مدرس	برائے رابطہ
کارخیر سکول متصل مسجد قباء، ماڈل ٹاؤن، ہمک ☆	محمد ریاض	03215046449
آرچرڈ مارکی، اسلام آباد ایکسپریس وے ☆	نوید احمد عباسی	03345253022
مسجد جامع القرآن قرآن کمپلیکس پیپھونٹ نزد نیلور ☆	خالد محمود عباسی	03325498424
مریم ہال مارکیٹ نمبر 2، G-13/1، اسلام آباد ☆	اعجاز حسین	03318599369
الفوز اکیڈمی، سٹریٹ نمبر 15، E-11/4 اسلام آباد	عمران ریاض	03005554793
مکان نمبر 215، سٹریٹ نمبر 19، G-10/2 اسلام آباد (خلاصہ)	مفتی محمد عاقب	03324210953
مکان نمبر 260، گلی نمبر 21، I-9/1، اسلام آباد ☆	شہزاد احمد	03335149153 03458584009
ریگالیہ ہوٹل, G-6/1-1، اسلام آباد	اویس ریاض	03357712219
قریشی پلازا، بالمقابل ایوب میڈیکل کمپلیکس، جامع مسجد اریگیشن، جب پُل جھنگی، ایبٹ آباد	اسد قیوم	03335057120

حلقہ پنجاب شمالی

مقام	مدرس	برائے رابطہ
ڈاکٹر آصف قرآن کمپلیکس، قدیر روڈ کھنہ پُل راولپنڈی ☆	انجینئر عمیر نواز	03348515715
المعراج گولڈن شادی ہال، نزد کمیٹی چوک راولپنڈی ☆	محمد شہریار ٹوانہ	03028010046
ایلفا بینکوئٹ ہال بحریہ ٹاؤن فیز 7 (نزد گارڈن سٹی گیٹ) راولپنڈی ☆	سعد محمود	03362266776
الھدیٰ مسجد گلی نمبر 24-A پیپلز کالونی راولپنڈی	اشتیاق حسین / جواد رضا	03335127663
ایگزیکٹو مارکی فیز 5,6 بحریہ ٹاؤن ☆	عادل یامین	03362266776
لاثانی شادی ہال نزد چونگی نمبر 4 بالمقابل سیور فوڈ باغ سرداراں راولپنڈی	راجہ محمد اصغر / امجد علی	03005545542
فاز پیلس شادی ہال بالمقابل منور کالونی مین اڈیالہ روڈ راولپنڈی ☆	محسنین علی	03215159579
مسجد الحرمین الشریفین گلزار قائد ائیر پورٹ روڈ راولپنڈی	عبدالرؤف / نعمان طارق	03009566419
کرسٹل ہال، رائل سن ہوٹل، جی ٹی روڈ، ٹیکسلا ☆	ظفر اقبال	03005369827
زیب میرج ہال، ہائی کورٹ، روڈ سکیم 3 راولپنڈی (خلاصہ) ☆	نوشیرواں ہما	03362266776
مسجد طیبہ نیو لالہ زار (خلاصہ)	عثمان خاور	03018506647
بیٹھک عبدالرحمٰن نوید صاحب پنڈی گھیپ	مولانا خان بہادر	03315987280

حلقہ پنجاب شرقی

مقام	مدرس	برائے رابطہ
مسجد جامع القرآن، رحمان گارڈن ٹاؤن، فورٹ عباس	حافظ فرخ ضیاء	0300-7232845

جامع مسجد جامع القرآن وسنت، گلی نمبر 22 فاروق آباد کالونی، بہاولنگر ☆	محمد یونس	0334-7021230
جامع مسجد الفاطمہ، گلشن حشمت کالونی، ہارون آباد ☆	محمد منیر احمد	0333-6314487
جامع مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی مروٹ	مولانا سید عبدالوہاب شاہ شیرازی	0302-6383712
مسجد ابوایوب انصاری چشتیاں	محمد امین نوشاہی	0336-7103377
بورے والا ہسپتال بورے والا	ڈاکٹر اسرار احمدؒ (ویڈیو)	0300-6991080
نورمحل شادی ہال قبولہ روڈ عارف والا	ڈاکٹر اسرار احمدؒ (ویڈیو)	0300-0971784

حلقہ بلوچستان

مقام	مدرس	برائے رابطہ
کوئٹہ	عبدالسلام عمر	0300-3833001

حلقہ سرگودھا

مقام	مدرس	برائے رابطہ
مسجد جامع القرآن سرگودھا	ڈاکٹر عبدالرحمٰن	
مسجد بیت المکرم، میانوالی	نور خان	

حلقہ پنجاب پوٹھوہار

مقام	مدرس	برائے رابطہ
مسجد العابد وارڈ نمبر 7 گوجر خان	پروفیسر ندیم مجید	03225225354
کشمیر اسلامک سینٹر دوسری منزل افتخار پلازہ میرپور	ڈاکٹر اسرار احمدؒ (ویڈیو)	03455806450
مرکز بیان القرآن، نواز شہید کالونی، نزد مرکزی قبرستان جہلم	محمد نعمان	03015868300

حلقہ آزاد کشمیر

مقام	مدرس	برائے رابطہ
دفتر تنظیم اسلامی حلقہ آزاد کشمیر، فلیٹ نمبر 402 چوتھی منزل، السیف پلازہ، گوجرہ بائی پاس روڈ، مظفر آباد	طاہر سلیم مغل	0345-5295450

حلقہ خیبر پختونخوا نماز تراویح بمع ترجمہ قرآن

مقام	مدرس
قرآن اکیڈمی، حلیم ٹاور، جی ٹی روڈ، نشتر آباد پشاور	محترم ڈاکٹر ضمیر اختر
کریم گارڈنز بالمقابل سول کوارٹرز، پشاور	محترم محمد ابراہیم فتح
مکان نمبر 4، سٹریٹ نمبر 1، سیکٹر ایف 1، فیز 6، حیات آباد، پشاور	محترم محمد جمشید عبداللہ
خلاصہ مضامین قرآن	
جامع مسجد...... برشی، نوشہرہ	قاضی فضلِ حکیم
گلبرگ ٹاؤن، مردان	ڈاکٹر حافظ محمد مقصود

رابطہ برائے معلومات: حلقہ خیبر پختونخوا

0331-9269977 0334-8937739 0345-9183623

☆ والی جگہ پر خواتین کے لیے نمازِ تراویح کا انتظام موجود ہے۔

روزہ اور رمضان المبارک کی عظمت اور فضیلت سے آگاہی اور عظمتِ انسان سے واقفیت کے لیے

بانیٔ تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ

کے دو کتابچے ---- خود پڑھیے اور احباب کو تحفتاً پیش کیجیے:

① **عظمتِ صوم**

قیمت: -/20 روپے

حدیث قدسی فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ کی روشنی میں

② **عظمتِ صیام وقیامِ رمضان مبارک**

قیمت: -/25 روپے

ضرورت ڈرائیور

مرکز تنظیم اسلامی گڑھی شاہو لاہور میں درمیانی عمر کے محنتی اور ایماندار ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ سنگل رہائش، کھانا اور معقول تنخواہ دی جائے گی۔

برائے رابطہ: 36366638 36316638

دعائے صحت کی اپیل

حلقہ کراچی وسطی کے آفس اسسٹنٹ جناب عمران حمید کے والد محترم روڈ ایکسیڈنٹ میں زخمی ہوگئے ہیں۔ (برائے رابطہ: 0331-8065749)

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء واحباب سے ان کے لیے بھی دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

دعائے مغفرت

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

☆ گڑھی شاہو تنظیم کے رفیق عبدالمنان چودھری کی والدہ وفات پاگئیں۔

☆ گجرات کے ملتزم رفیق خرم شہزاد کی والدہ وفات پاگئیں۔

(برائے رابطہ: 0300-62418701)

☆ سیالکوٹ کے سابقہ رفیق تنظیم شمس العارفین کی والدہ وفات پاگئیں۔

☆ سیالکوٹ کے ملتزم رفیق محمد عادل قریشی کی پھوپھی وفات پاگئیں۔

(برائے رابطہ: 0333-8623513)

☆ گوجرانوالہ کے ملتزم رفیق محمد یوسف بٹ کے بھائی وفات پاگئے

(برائے رابطہ: 0332-8140970)

☆ گلستان جوہر 1 کے ناظم بیت المال جناب محمد بشیر کی ساس وفات پاگئیں۔

(برائے رابطہ: 0322-3591971)

☆ حلقہ سکھر کے معتمد نصر اللہ انصاری کا بیٹا وفات پاگیا

(برائے رابطہ: 0300-9367442)

☆ کراچی وسطی، قرآن مرکز جوہر کے رفیق جناب محمد احسن تقویم کے کمسن صاحبزادے کا انتقال ہوگیا۔ (برائے رابطہ: 0334-3158101)

☆ ملتان غربی کے رفیق فہیم مشتاق خان کے بھائی وفات پاگئے۔

(برائے رابطہ: 0300-6345645)

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

VOL : 26 Regd. C.P.L NO. 114 No.21
Weekly Nida-e-Khilafat Lahore